اسلامی اخلاق　پاکیزہ عادات　مسنون دعائیں

جامع الآداب

مرتبہ

مولانا محمد امین معلم اسلامیات

ناشر:- طیب بک ڈپو نشاط آباد فیصل آباد

Marfat.com

اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کی دعائیں ضرور سنتا ہے

شرط یہ ہے

- اخلاص سے دعا کی جائے۔
- دعا کے قبول ہونے کا یقین ہو۔
- مایوس ہو کر دعا چھوڑ نہ دی جائے۔
- دعا کی برکت سے کبھی وہی شے مل جاتی ہے جو مانگی گئی تھی۔
- کبھی کوئی بڑی مصیبت ٹل جاتی ہے۔
- کبھی یہ دعا آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

دعا سے کبھی غفلت نہ ہو۔ اللہ ایسے لوگوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ جو اپنی دعائیں اور درخواستیں اس کے حضور پیش نہ کریں۔

Marfat.com

انمول ہیرے

۱۔ مسلمان کے چھ حق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ ۱۔ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے ۲۔ جب وہ تجھے بلائے یا دعوت کرے تو قبول کرے ۳۔ جب تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کرے ۴۔ جب وہ چھینکے اور الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہے ۵۔ جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے۔ ۶۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے لئے جائے۔ (مسلم)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ اگر ان حقوق کی ادائیگی اسی خیر خواہی سے ہو جائے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے۔ تو یہ معاشرہ دنیا میں بھی جنت کے مزے حاصل کرے اور آخرت تو ہے ہی صرف نیک لوگوں کے لئے

۲۔ اللہ کی نعمت کی قدردانی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہیں۔ اور ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہیں۔ اور یہ بہت ضروری ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو (بخاری مسلم)
عام طور پر انسان اس بات کا عادی ہے کہ یہ لوگوں کی خوش حالی اور بلندی دیکھ کر کف افسوس ملتا رہتا ہے۔ اور وہ نعمتیں جو اللہ کریم نے عطا

Marfat.com

فرمائی ہیں ان پر شکر گزار نہیں ہوتا۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اس ہدایت پر عمل کیا جائے تو سکون کی نعمت میسر آئے گی اور دل مطمئن ہو گا۔
شیخ سعدی کہتے ہیں کہ میں ایک بار ننگے پاؤں سفر کر رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں اللہ کریم سے شکوہ کرتا تھا کہ اللہ تو نے مجھے اتنی ہمت بھی نہ دی کہ جوتا خرید سکوں اچانک ایک شخص پر نظر پڑی جس کے پاؤں بھی نہیں تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ جوتا نہیں نہ سہی پاؤں تو ہیں۔ چلنے پھرنے کے قابل تو ہوں۔ یہی بات اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا رہے ہیں۔

۳۔ نیکی اور گناہ

حضرت نواس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی کیا ہے اور گناہ کسے کہتے ہیں۔
آپ نے ارشاد فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تو ڈرے کہ کہیں لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو جائے (مسلم)
نیکی کی تعریف میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر سے جملہ میں کمال بلاغت کا اظہار فرمایا ہے ان مختصر الفاظ میں کامیاب زندگی اور پرسکون عاقبت کا سبق دیا ہے حسن خلق اللہ کی وہ نعمت ہے جس سے ہر کمال حاصل ہوتا ہے اور اس کی بدولت عمدہ تہذیب میسر آتی ہے۔
اور گناہ کی یہ وضاحت کہ کرنے کے بعد تیرے دل میں گھٹن پیدا ہو اور تجھے کھٹکا لگا رہے کہ کہیں لوگوں کو اس کا علم نہ ہو جائے۔ ایسی تشخیص ہے کہ ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ یہ گناہ کتنا بڑا ہے کتنا چھوٹا ہے اگر ضمیر مردہ نہ ہو تو اس احساس سے گناہ کا پتہ چل جاتا ہے اور اس گناہ کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

۴۔ مومن بھائی کو رنجیدہ نہ کرو

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی کسی جگہ موجود ہو۔ تو ایک کو چھوڑ کر دوسرے دو سرگوشی کے طور پر خفیہ باتیں نہ کریں۔ جب تک زیادہ لوگ نہ مل جائیں کیونکہ یہ سرگوشی ایک شخص کو رنجیدہ کرے گی۔
اس حدیث میں مجلسی آداب کے ایک حسن کو بہت اچھے انداز میں سمجھایا گیا ہے اگر تین آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور دو خفیہ مشورہ کریں تو تیسرے کے دل میں خواہ مخواہ یہ تصور آئے گا کہ بات میرے خلاف ہو گی تبھی خفیہ رکھی جا رہی ہے یا میں ان کی نظروں میں اتنا ہلکا ہوں کہ ان کے مشورہ میں شریک ہونے کا اہل نہیں۔ بہرحال اسے اس حرکت سے یقیناً رنج پہنچے گا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کو رنجیدہ نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے ہدایت فرمادی کہ جب تک لوگ مجمع میں کثرت سے نہ ہوں اس وقت تک دو آدمی یہ کام نہ کریں زیادہ لوگوں کی موجودگی میں بدگمانی کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

۵۔ مجلس کے آداب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو مجلس سے اٹھا کر اسکی جگہ پر نہ بیٹھے البتہ چاہئے کہ مجلس کو فراغ کیا جائے اور کشادگی پیدا کی جائے۔ (بخاری، مسلم)
دربار رسالت میں ہر شخص کو تمنا ہوتی تھی کہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہو کر بیٹھوں اس شوق میں پہلے آنا محنت سے جگہ

Marfat.com

تلاش کرنا صحابہ کی دل چسپی تھی۔ ایسی صورت میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر قابض ہونا نہایت ناگوار فعل تھا۔

اگرچہ ایسی غلطی پاکیزہ مجلس میں ہو نہیں رہی تھی۔ لیکن ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون ہی ایسا سمجھا دیا کہ کسی کو اس زیادتی کی جرآت ہی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی بیٹھنے کا ایک اور مہذب اصول بتا دیا کہ مجلس کو کھلا کر دو ذرا ذرا ہل کر ثابت کر دو کہ آنے والے ہمیں تیرا بڑا احترام ہے اور جتنی جگہ دی جا سکتی ہے میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایسا کرنے سے محبت بڑھے گی جبکہ اٹھا کر بیٹھنے سے نفرت جنم لے گی۔

۶۔ کھانا کھانے کے اسلامی آداب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا لے تو وہ اپنے ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا چٹا نہ لے۔

اس حدیث میں کھانے کی عزت اور برکت کا احساس دلانا مقصود ہے کھانا کھاتے وقت ہاتھ کی انگلیاں، سالن وغیرہ سے ضرور تر ہوتی ہیں۔ اسے اگر کسی رومال وغیرہ سے پونچھ دیا جائے تو کچھ نہ کچھ کھانا کپڑوں کو لگتا ہے اس کا آسان اور باعزت طریقہ یہ بتایا کہ اسے چاٹ لو۔ اور پھر بعض انگلیاں ایسی متبرک ہوتی ہیں کہ انہیں چاٹ کر عقیدت مندی اور برکات حاصل ہوتی ہیں۔

یہ واضح رہے کہ حدیث میں چاٹنے کا حکم ہے پٹاخے بجانے اور زور زور کی آواز نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

۷۔ پہلے سلام کون کہے

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا کھڑے کو سلام کہے، تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کہیں اور مسلم کی روایت کے مطابق سوار پیدال چلنے والے کو سلام کرے۔

السلام علیکم کہنا اسلام کا خصوصی شعار اور نشانی ہے۔ مسلمان جب بھی کسی دوسرے سے ملتا ہے۔ تو اس کا بنیادی فریضہ ہے کہ پہلے سلام کہے پھر بات کرے اس حدیث میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس ذمہ داری میں پہل کس پر فرض ہے چھوٹا جب بڑے کو سلام کرے گا تو اس فرمانبردار کو بڑوں کی شفقت میسر آئے گی۔

گزرنے والا بیٹھنے والے کو مقامی لوگوں کو سلام کر کے اس مجلس اور برادری کا ایک فرد شمار ہو گا۔ تھوڑے بہتوں کو سلام کر کے بڑی جماعت کی ہمدردیاں حاصل کریں گے۔ اور سوار پیدل کو سلام کر کے غرور اور تکبر سے نجات پائے گا۔ اور پیدل چلنے والوں کی طرف سے رحمت و محبت کی دعائیں حاصل کرے گا۔

۸۔ سلام کا جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جماعت جب گزر رہی ہو تو اس کے ایک فرد کا سلام ساری جماعت کی طرف سے کافی ہو گا۔ اور اسی طرح جماعت میں ایک فرد کا جواب ساری جماعت کی طرف سے کافی ہو گا۔ اسلام سوجھ بوجھ والا مذہب ہے۔ اسے تہذیب سکھانے والے ہادی نے ایسے قانون بتائے ہیں کہ ان کا ہر کام خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ جب ایک بڑی جماعت گزر رہی ہو تو قاعدہ کے مطابق اسے سلام کہنا چاہئے۔ اگر سب کے

Marfat.com

سب سلام کہیں گے تو ایک شور اور ہنگامہ سا برپا ہو گا اس کا حل یہ بتایا گیا کہ ایک شخص سب کی طرف سے سلام کہہ کر سب کی ذمہ داری ادا کر سکتا ہے یہی حال جواب کا بھی ہے کہ جب ایک سلام کا جواب الگ الگ دیں گے تو بھی مسئلہ وہی ہو گا۔ جس کا ذکر ہو چکا لہٰذا ایک فرد کا جواب سب کی جانب سے اسلامی ذمہ داری کو پورا کر دے گا۔

۹۔ غیر مسلم لوگوں کو سلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو۔ اور جب تم راستہ میں انہیں ملو تو انہیں تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سلام اللہ تعالیٰ کے باعزت ناموں میں سے ایک نام ہے اس کی تعظیم کا تقاضا یہی ہے کہ یہ نام پاکیزہ لوگوں کے حوالہ کیا جائے غیر مسلم لوگ اس عطیہ کے حق دار نہیں۔ اس دنیا میں رہتے بستے ایسے مواقع آ جاتے ہیں جہاں غیر مسلم یہود و نصاریٰ سے ملاقات ہو جاتی ہے اس کا طریقہ کار یہ بتایا گیا کہ انہیں چلتے چلتے ایسے تنگ راستہ کی طرف چلایا جائے کہ وہ سلام میں ابتداء کرنے پر مجبور ہو جائیں تاکہ پہل مسلمان کو نہ کرنی پڑے۔

۱۰۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف اور مسلمان کو دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر فرماتے ہیں۔ کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور سننے والا اس کا بھائی اسے یرحمک اللہ کہے اور چھینکنے والا اسے

Marfat.com

جواب میں کہے یھدیکم اللہ و یصلح بالکم۔ اندازہ کیجئے کہ اسلام نے بندہ مومن کی کوئی حالت بھی اللہ کے ذکر سے خالی نہیں رکھی چھینک ایک عام سی عادت ہے۔ اس پر بھی اللہ کی حمد کا اعلان بندگی کا اظہار ہے اور پھر سننے والے کا جواب کہ اللہ تجھ پر رحم کرے ایک ایسی دعا ہے۔ جس کا ہر بندہ ہر وقت محتاج ہے یہ دعا سن کر واپس دعا اس سے بھی پیاری اور دل خوش کن ہے کہ اللہ تجھے نیک ہدایت دے اور تیرے حالات کی اصلاح کرے۔

قدم قدم پر اللہ کی عنایات کا تذکرہ دعاؤں کی تعلیم آپس میں نیک تمناؤں کا تبادلہ ایسے اعمال ہیں جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔

۱۱۔ کھڑے ہو کر پانی پینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ نہ پیئے۔

اسلام نے جو دین اپنے پیروکار بندوں کو سمجھایا ہے وہ اتنا ہمہ گیر ہے کہ زندگی کا ہر چھوٹا بڑا مسئلہ اس کے پیش نظر ہے اور ہر حال میں بندے کو کامل رہنمائی دی جاتی ہے۔

پانی پینا ایک روزمرہ کا معمول ہے اسے پئے بغیر زندگی نہیں گزر سکتی اگر اپنی مرضی سے پیا جائے گا تو اس میں کئی طبی نقص واقع ہو سکتے ہیں لیکن اگر یہ حکیم اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پیا گیا تو اس کی خوبیاں آج بھی ظاہر ہونگی کل بھی اس کے فوائد معلوم ہونگے اس لئے کہ لوگ اپنے تجربوں اور سنی سنائی ہدایتوں سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ اور پیغمبر براہ راست اللہ تعالی سے حکمت بھرے فرمان وصول کرتا ہے اور لوگوں کی بھلائی کے لئے انہیں وہ سبق دیتا ہے یہی

Marfat.com

سودا فائدہ بخش ہے۔

۱۲۔ جوتا پہننا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے وہ دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے شروع کرے اور چاہئے کہ داہنا پہننے کی ہدایت دی گئی ہیں۔ اور اسی طریقہ سے جراب یا موزہ پہنا جائے۔ اصل حکمت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں ایک ایمان دار مسلم کے لئے تو سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اور اسے ماننے میں میرا بھلا ہے۔ جوتا بہرحال پہننا ہے دائیں جانب سے ابتدا کر کے جوتا بھی پہنا گیا اور سرکار بھی راضی ہو گئے اور یہ چھوٹے چھوٹے کام کر کے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل ہو جائے تو کتنا سستا سودا ہے۔

۱۳۔ نامناسب حالت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں پہنے یا دونوں اتار دے کہتے ہیں کہ پرانے دور میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دین و دنیا کی پاکیزہ باتیں بتایا کرتے تھے لوگ ایسے بھی تھے جنہیں تہذیب کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ ان کی حرکات عجیب و غریب ہوتی تھیں ایک نادان و ناواقف اپنے کام میں مگن لوگوں کی پرواہ کئے بغیر اپنا کام جاری رکھتا ہے' لیکن اس سے مزاج دار اور سلجھے ہوئے لوگ

Marfat.com

غلط تاثر لے کر اسے بدو، ان پڑھ، دیہاتی جیسے لفظوں سے یاد کرتے اور پکارتے ہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چاہتے کہ ان کی امت کا کوئی فرد ایسی غلطی کرے جس کی گرفت ہو اور لوگ اسے طعنہ دیں یا برا جانیں اس لئے ایسی ہدایات امت کو عطا فرمائی ہیں جن سے اسے معاشرہ میں عزت و عظمت حاصل ہو ایک جوتا پہن کر اور دوسرا ہاتھ میں پکڑ کر چلنے والا شخص بھلا معلوم نہیں ہوتا اس لئے یہ ہدایت اور رہنمائی نہایت ضروری تھی۔

متکبر اللہ کی نظر میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی ایسے شخص پر رحمت کی نگاہ نہیں ڈالتا جو اپنا کپڑا تکبر سے گھسیٹتا پھرے بعض آدمی اپنی شان ظاہر کرنے کے لئے بڑی سی چادر باندھ لیتے ہیں اور پھر غرور اور تکبر سے اسے زمین پر گھسیٹتا چھوڑ دیتے ہیں اور اسے سرداری کی علامت سمجھتے ہیں عرب میں لوگ لمبے لمبے کرتے اور بڑی بڑی عبائیں پہن کر فخر کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالی نے لباس ستر پوشی اور زینت کے لئے عطا فرمایا ہے نہ کہ بڑائی اور تکبر جتانے کے لئے اس لباس سے عظمت و عزت تب ملتی ہے جب اللہ راضی ہو اور اگر بری نیت سے لباس پہنا اور اللہ کی نظروں سے بندہ گر گیا اور آخرت میں بھی اس کی رحمت سے محروم رہا تو لباس کا کیا فائدہ بندہ اپنی اوقات میں رہے اور اللہ سے نعمتیں پائے تو یہی سودا اس کے لئے مفید ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۱۵۔ کھانے پینے کے اسلامی آداب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے۔ (مسلم)

اس حدیث شریف میں دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی تاکید کی گئی ہے۔ شیطان جو انسان کو ازلی دشمن ہے اس کی صورت اور اعمال ہمارے دیکھنے میں نہیں آسکتے۔ اس کا دعوی یہ ہے کہ میں انسان کو راہ راست پر نہیں رہنے دوں گا۔ وہ اپنی مرضی منوانے کے لئے پیغمبروں کی مخالفت کروا کر بہت خوش ہوتا ہے یہ ساری باتیں ہمیں اس محسن اعظم کی بدولت معلوم ہوئی ہیں جو ہر حال میں اپنی امت کا بھلا چاہتے ہیں اور سیدھی راہ دکھاتے ہیں اسی جذبہ سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کا اسلامی طریقہ بتاتے ہوئے شیطان کا مخالف انداز بھی واضح فرما دیا ایک مسلم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مانتے ہوئے دائیں ہاتھ سے ہی کھانا اور دائیں سے ہی پینا چاہئے۔

۱۶۔ فضول خرچی اور تکبر سے پرہیز

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیؤ پہنو اور صدقہ کرو لیکن فضول خرچی اور تکبر سے پرہیز کرو۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے اگر ان نعمتوں کا شمار کیا جائے تو یہ گنی نہیں جا سکتیں۔ ان سے جائز فائدہ اٹھانا عین اسلام ہے اور ان کو حاصل کر کے مالک کی نافرمانی یا ناشکری کرنا کفر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کریم کی نعمتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم انہیں کھاؤ پیؤ پہنو اور ساتھ ہی ساتھ صدقہ کرکے حق داروں سے حسن سلوک بھی کرو جس مالک نے اپنی کرم نوازی سے یہ انعامات تمہیں عطا فرمائے ہیں۔ ان کا

Marfat.com

شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ تمہارے سوا دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھائیں ایسی حالت میں شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ذہن میں بڑائی اور تکبر کے جذبات پیدا کرے۔ یا فضول خرچی سے اس کار خیر میں دخل اندازی کرے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمتوں سے استعمال کی اجازت سمجھا کر شیطانی خطرہ سے بھی آگاہ کر کے اپنے امتیوں پر احسان عظیم فرمایا۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ واصحابہ وسلم

باب البر و الصلہ

۱۔ خونی رشتوں کی حفاظت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ اس کو رزق زیادہ دے اور اسکی عمر میں اضافہ کرے اسے چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے (بخاری)

ہر شخص کی تمنا ہوتی ہے کہ اسے رزق فراخی سے ملے ہر قسم کی نعمتیں اسے میسر ہوں اور ان میں کبھی کمی نہ آئے۔

اسی طرح یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ اللہ اسے لمبی عمر دے ان دونوں تمناؤں کو پورا کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ طریقہ بتا رہے ہیں کہ اپنے خونی رشتہ داروں سے حسن سلوک کیا جائے ان کی مالی اور اخلاقی مدد کی جائے اس کے بدلہ میں اللہ کریم کثرت مال سے نوازے گا اور عمر میں وسعت نصیب ہو گی۔

رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ ایک ایک خاندان جب آپس میں جڑ کر محبت اور ہمدردی کا ماحول پیدا کر

Marfat.com

لے گا تو وہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری مسلم دنیا ایک رنگ میں رنگی جائے گی جس خاندان کو حفاظت کی یہ سعادت حاصل ہے وہ اس کے فوائد سے بخوبی واقف ہے۔

۲۔ رشتہ داری کے تعلقات توڑنے والا

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رشتہ داری سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ظاہر ہے کہ جو شخص اپنوں سے اچھا سلوک نہ کر سکے وہ بیگانوں اور غیر رشتہ داروں سے کیا معاملہ کرے گا۔ اپنوں سے لڑنے بھڑنے والا جنت کی سعادت کیسے حاصل کرے گا۔ جبکہ دنیا میں بھی اسے بے سکون زندگی گزارنی پڑے گی۔

یہ قانونی بات ہے کہ جب کسی سے سختی کی جائے تو اپنے دل پر اس کا برا اثر ضرور پڑتا ہے ضمیر مردہ نہ ہو تو احساس شرمندہ کرتا ہے۔ اس لئے امن و سلامتی کی خاطر دینی اور دنیوی بہتری کے لئے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ہی بہتر ہے۔

بصورت دیگر جنت سے محرومی کتنا بڑا نقصان ہے۔

۳۔ تین حرام اور تین برے کام

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تین کام حرام قرار دیئے ہیں ○ ماؤں کی نافرمانی ○ بچیوں کو زندہ قبریں گاڑ دینا ○ دینے میں کنجوسی کرنا اور لینے کے لئے بھیک مانگنا

Marfat.com

اور اسی طرح یہ تین کام مکروہ بتائے ہیں۔

○ قیل و قال یعنی بحث مباحثہ کرنا ○ بار بار مانگنا اور کثرت سے سوال کرنا ○ مال کو فضول کاموں میں ضائع کرنا۔

یہ سارے کام ایسے برے ہیں کہ معمولی غور و فکر سے ان کی برائی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کلمہ گو کو ایسا پاکیزہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی کھوٹ برائی اور بدنامی کا داغ نہ ہو ایسی ہدایات کی بناء پر ہی لوگوں نے تربیت کا عالی مقام حاصل کر کے دنیا بھر میں پاکبازی اور شرافت کا سکہ بٹھایا تھا۔

۴۔ والدین کی رضا۔۔ اللہ کی رضا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتاتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی نارضگی میں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کو راضی کر لیتا ہے تو اللہ کریم بھی اس سے راضی ہو جائے گا اور ماں باپ کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

اخلاقی طور پر یہ مسئلہ جتنا اہم اور ضروری ہے اتنی ہی تاکید معلم اخلاقیات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی۔ ماں باپ غیر مسلم ہوں تو بھی ان کی اطاعت دینوی معاملات میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ البتہ اگر وہ شرک پر اصرار کریں تو یہ بات ہرگز نہ مانی جائے گی۔

جہاد جو اسلام کا بنیادی اور اہم رکن ہے وہ بھی اطاعت اور خدمت والدین کی بنا پر معاف قرار دیا جاتا رہا ہے نیز حضورؐ والدین کی نافرمانی کو قیامت کی علامت بتایا کرتے ہیں۔

۵۔ پڑوسی سے محبت

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی بندہ ایماندار نہیں ہو گا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ایسے جامع ہیں کہ ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔

جس طرح ایک شخص اپنے لئے عزت چاہتا ہے ایسے ہی اسے پڑوسی کو عزت دینی چاہئے۔

حسن سلوک، باوقار ماحول، پیار اور محبت کی فضا ہر شخص کو درکار ہے یہی نعمتیں پڑوسیوں کو بھی ملنی چاہئیں۔ ایمان جس میں امن کا تصور بھی موجود ہے ہمسایہ کی خوشی سے میسر آئے گا اور آخرت میں جنت ملنے سے پہلے دنیا میں خوشگوار ماحول کی بنا پر جنت کے مزے حاصل ہونگے۔

۶۔ بڑے بڑے گناہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ بڑا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تو کسی کو اللہ کا شریک بنالے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا پھر اور کونسا گناہ بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بیٹے کو اس خیال سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گا۔

میں نے تیسری بار پھر پوچھا تو فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ غور کیجئے کہ یہ تینوں گناہ کیسے برے ہیں ○ شرک ناقابل معافی گناہ ہے اور اسے اللہ ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ ○ قتل اولاد اس وجہ سے کہ اللہ کا رزق کم ہو جائے گا حالانکہ اس رازق نے ہر کسی کے رزق کا خود انتظام کر رکھا ہے۔ ○ زنا اور وہ بھی اپنے پڑوسی

Marfat.com

کے ہاں جس کی عزت اور حرمت کی حفاظت اس کے بنیادی فرائض میں داخل تھی اللہ ان کبیرہ گناہوں سے بچائے۔

۷۔ ایک اور کبیرہ گناہ

عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ بندہ اپنے والدین کو گالی دے عرض کیا گیا حضور بھلا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں جب کوئی کسی شخص کے والد کو گالی دے اور وہ اس کے بدلے میں اس کے والد کو گالی دے اسی طرح وہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے۔

حدیث نہایت واضح ہے گالی کا جواب گالی ہی ہوتا ہے اگر ایک شخص نے یہ حماقت کی اور جواب میں گالی سنی تو گویا یہ گالی خود اسی شخص نے دی تھی۔

سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ نہ خود گالی دو نہ کسی سے گالی سنو جس طرح اپنی اور اپنے والدین کی عزت چاہتے ہو اسی طرح سب کی اور سب کے والدین کی عزت کا خیال رکھو۔

۸۔ پہلے سلام کرنے والے بہتر ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ ناراضگی سے چھوڑ رکھے۔ وہ دونوں آپس میں آمنے سامنے آئیں تو یہ ایک طرف چلا جائے اور دوسرا دوسری طرف اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

Marfat.com

اس حدیث سے یہ باتیں واضح ہوتی ہیں۔

○ مسلمانوں کو آپس میں لڑنا نہیں چاہئے۔ ○ اگر کبھی اتفاقاً ایسا مسئلہ ہو جائے تو تین راتوں سے پہلے پہلے صلح کر لینی چاہئے ○ سب سے زیادہ ثواب اور بہتری کا سرٹیفکیٹ اسے ملے گا۔ جو پہلے سلام کرے گا اور صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے گا۔

اللہ اور رسول کے ہاں بہتر اور اعلیٰ بنئے دنیا کی جھوٹی عزت بے کار ہے۔

۹۔ ہر اچھا کام صدقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اچھا کام صدقہ ہے اسلام کی نگاہ میں صدقہ جتنا ضروری ہے اتنا ہی اسکا مفہوم وسیع ہے مثلاً۔

ارشاد فرمایا مسلمان بھائی کو سلام کہنا صدقہ ہے' بھولے کو راستہ بتانا صدقہ ہے' دو لڑے ہوئے لوگوں میں صلح کرانا صدقہ ہے' کسی کو سواری پر سوار کرا دینا صدقہ ہے' اپنے ڈول سے کسی کو پانی پلا دینا صدقہ ہے' کسی کو علم کی بات سمجھا دینا صدقہ ہے' مسلمان بھائی سے مسکراتے چہرے سے ملاقات صدقہ ہے' کسی کو اپنے شر سے محفوظ رکھنا صدقہ ہے۔ ایسی ہی صدقہ کی بے شمار صورتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔

۱۰۔ کسی نیکی کو حقیر نہ جانو

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو خواہ اتنی ہی ہو کہ تمہارا

Marfat.com

مسلمان بھائی تمہیں خوشی سے کھلے ہوئے چہرے سے ملے۔
ضروری نہیں کہ ملنے والا کوئی قیمتی تحفہ لے کر آئے اسلامی محبت ایک ایسا گرانقدر عطیہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں مادی اشیاء نہایت بے جان اور بے حقیقت ہوتی ہیں لہٰذا جو شخص خوشی سے ملاقات کرنے آتا ہے اسے عزت کا وہی مقام ملنا چاہئے جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے اس کے اس محبت بھرے سلوک کو حقیر سمجھنا اپنی بہت بڑی اخلاقی کمزوری ہے۔
اللہ کریم بندوں کی اخلاقی قدر و منزلت سے آگاہی عطا کر کے بے لاگ محبت سے بھرپور حصہ نصیب فرمائے۔

۱۱۔ پڑوسی کا خیال رکھیئے۔

حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں تھوڑا پانی زائد ڈال لو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو اور خبرگیری کرو۔
یہ حدیث اسلامی برادری اور بھائی چارے کی ایک مثالی تدبیر ہے ہر مقام پر اپنے پڑوسی کا خیال رکھنا ایک ایسی خوبی ہے جس سے ہمہ وقت خوشی کی نعمت میسر آتی ہے۔
کھانا پکاتے وقت تھوڑا سا پانی شوربے میں اور ملا لینا اور یہ نیت کرنا کہ اپنے ہمسایہ کو اس سے حصہ دینا ہے کیسا پاکیزہ جذبہ ہے پھر یہ حکم ایک طرف کے پڑوسی کو نہیں ہر طرف کے پڑوسی کے لئے ہے جب سارے ایک دوسرے گھروں میں ایسی تحفے بھیجیں گے تو ایک ہی وقت میں کئی قسم کے کھانے بھی جمع ہو جائیں گے اور محبت و الفت کی ایسی فضا میسر آئے گی جو دنیا بھر کی دولت خرچ کر کے حاصل نہیں ہو سکتی۔
یہ بے مثال سبق وہی پیغمبر دے سکتا ہے جسے خلق عظیم کی نعمت

Marfat.com

اور رحمت للعالمین کی سعادت دے کر اللہ نے مبعوث فرمایا ہے۔

۱۲۔ آخرت کی تنگی سے بچنے کا طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیا میں سختی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی سختی دور کرے گا۔

○ اور جس شخص نے کسی تنگ دست کو دنیا میں فراخی دی اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کی تنگی سے آسانی عطا فرمائے گا۔

○ جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کے عیب دنیا میں بھی چھپائے گا اور آخرت میں بھی۔

○ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے۔

اس حدیث شریف میں سختی کرنے سے روکا گیا ہے تنگ دست کو فراخی دینے کا حکم سنایا گیا ہے پردہ پوشی کی تاکید ہے اور اپنے بھائی کی مدد کا سبق دیا گیا ہے خاص طور پر یہ بات قابل غور ہے کہ ایک بندہ اپنے بھائی کی خدمت اور دوسرے کام کہاں تک کر سکتا ہے جب کہ بدلے میں اللہ کریم دنیا اور آخرت میں اپنے عظیم انعامات کا فیصلہ سنا رہا ہے۔

۱۳۔ نیکی کی راہ بتانے والا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کسی کو نیکی کی راہ بتائی اسے اتنا ہی اجر ملے گا جتنا نیکی کرنے والے کو۔

Marfat.com

اسلام کا یہ عظیم کلیہ بڑا ہی قابل ستائش ہے اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت وہ فریضہ ادا کر سکے گی جو پہلے زمانے میں انبیاء کیا کرتے تھے۔

○ چراغ سے چراغ جلتا ہے جب ایک شخص نیکی کرے گا اور ایسی ہی نیکی لوگوں کو بتائے گا۔ تو معاشرہ میں اچھی راہیں استوار ہونگی اور ہر طرف نیکی پھیلے گی۔

○ نیکی کی تبلیغ پر جو اعلی اجر بتایا گیا ہے اس کی بناء پر یہ عظیم کام امت کے لئے آسان ہو گا اور بڑے اجر کی امید پر تبلیغی پریشانی سے نجات مل سکے گی۔

۱۴۔ لوگوں کی مدد کرو ورنہ دعا تو ضرور کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم سے پناہ طلب کرے اسے پناہ دو اور جو تم سے مدد مانگے اسے دو۔

جو تمہارے ساتھ کوئی احسان کرے اسے بدلہ دو اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اسے دعا ضرور دو۔

اس دنیا میں ہر انسان پورے وسائل کا مالک نہیں ہوتا۔ اسے اپنے بھائیوں سے طرح طرح کی خدمات لینی پڑتی ہیں کوئی دشمنوں کے ظلم سے تنگ آکر اپنے بھائیوں کی پناہ تلاش کرتا ہے کسی کو ضرورت کی کوئی چیز درکار ہوتی ہے اور وہ اسے حاصل کرنے کے لئے اپنے بھائیوں سے سوالی ہوتا ہے کئی ایک ایسے ہوتے ہیں کہ وہ احسان کرتے ہیں اور ان کے احسان کا بدلہ دینا ضروری ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احساس ذمہ داری کو بیدار کرتے ہیں اور اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری کی تاکید کرتے ہیں لیکن اگر کبھی ایسا ہو کہ بدلہ ممکن نہ ہو تو اللہ کی بارگاہ سے

Marfat.com

اچھی دعا کرنا اور احسان کا یہ تھوڑا بدلہ دینا تو آسان بھی ہے اور ضروری بھی۔

زہد اور پرہیزگاری

ا۔ دل کی صفائی

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کانوں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں جو مشتبہ اور مشکوک ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے پس جو شخص شبہ والی چیزوں میں پھنس گیا وہ حرام کاموں میں مبتلا ہو گیا جیسے۔

ایک چرواہا جو اپنے جانور سرکاری چراگاہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ چراتا ہے کسی وقت بھی ممکن ہے کہ اس کا کوئی جانور سرکاری چراگاہ میں گھس جائے پھر فرمایا خبردار ہر بادشاہ کی کوئی محفوظ جگہ ہوتی ہے اللہ کی یہ محفوظ جگہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

یہ بھی سن لو کہ جسم میں ایک ٹکڑا گوشت کا ایسا ہے کہ جب وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم خراب اور فاسد ہو جاتا ہے اور وہ ٹکڑا دل ہے۔

اس حدیث میں حلال و حرام اور مشتبہ چیزوں کی اصلیت سمجھا دی گئی۔

○ ایسی شبہ والی چیزیں جن کا کوئی پہلو اچھا اور کوئی برا ہوتا ہے انہیں چھوڑ دینا سلامتی کی علامت ہے۔

○ جس طرح چرواہے کے بے سمجھ جانور نادانی سے سرکاری چراگاہ میں گھس جاتے ہیں اور چرواہے کو مجرم بنا دیتے ہیں اسی طرح بے لگام خیالات مشتبہ چیزوں کے قریب رہنے سے حرام کاموں کی شدت میں نرمی

Marfat.com

یا کر غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں جس سے دین برباد ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی غلطی سے پرہیز اور احتیاط بہت ضروری ہے۔

○ جسم انسانی میں دل کی حیثیت مسلم ہے اسی کی ردستی سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور اسکی خرابی سے ایمان برباد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل کا ہر وقت د۔ بھال ضروری ہے۔

۲۔ دنیا دار بے نصیب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برباد ہے وہ بندہ جو درہم دینار یا عمدہ پوشاک کا غلام ہے اس کی بدقسمتی یہ ہے کہ مل جائے تو خوشی نہ ملے تو ناراض۔

دنیادار انسان کی ساری دوڑ دھوپ اسی میں صرف ہو جاتی ہے کہ اسکے پاس مال و دولت کی کثرت ہو اسکی پوشاک سب سے عمدہ ہو اس قسم کے جذبات سے تکبر، بخل، اور خود غرضی جیسی بری عادات خواہ مخواہ پیدا ہوتی ہیں ایسے انسان کی توجہ اللہ اور رسول کی طرف تو ہوتی ہی نہیں نہ اسے موت اور آخرت کا احساس ہوتا ہے بلکہ ہر وقت ایک ہی دھن سوار رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت کیسے جمع کی جائے اور پھر ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ اس دولت سے یہ خود بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا گویا یہ سودا دنیا میں بھی خسارے کا اور آخرت میں بھی گھاٹے کا ہے امن اور چین حصہ ہے اللہ والوں کا۔

۳۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا دنیا میں ایسے رہ جیسے ایک اجنبی یا راہ

Marfat.com

چلنے والا مسافر۔

حضرت ابن عمریوں کہا کرتے تھے جب تیری زندگی میں شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب تو صبح کر لے تو شام کا منتظر نہ ہو اور اپنی صحت کے زمانہ میں بیماری کے لئے کچھ کر لے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے زاد راہ بنائے۔

یہ حدیث دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلا کے آئندہ زندگی کے لئے نیک اعمال کی ترغیب خوبصورت انداز میں دے رہی ہے اللہ کریم فرصت اور مہلت سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

۴۔ دوسروں کی نقالی سے بچو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی دوسری قوم جیسا بننے کی کوشش کرے گا۔ اس کا شمار اس قوم سے ہو گا دوسروں کی نقالی کا مفہوم ہی یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو اپنی تہذیب و تمدن سے دل چسپی نہیں بلکہ وہ اسے پست اور برا جانتا ہے اس لئے دوسروں کا لباس اور رہن سہن اسے پسند ہے یہی نقالی اس میں احساس کمتری پیدا کرتی ہے اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کے نقال اسلام میں کمی کا احساس اس بدنصیب جذبہ کی بنا پر کرتے رہے حالانکہ غیر ملکی حکمرانوں نے ان کے دیس میں رہنے کے باوجود اپنی تہذیب کو برقرار رکھا۔ اور کبھی ماحول سے متاثر ہو کر بھی اسلامی تہذیب کو نہ اپنایا۔

خوش نصیب ہیں وہ نیک بخت جو اپنی تہذیب پر خوش اور غیروں کی نقالی سے متنفر ہیں۔

۵۔ صرف اللہ سے مانگو

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپؐ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کو یاد رکھو وہ تیرا محافظ ہو گا۔ اللہ کا دھیان رکھو تم اسے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گے اور خیال رکھو جب بھی کچھ مانگنا ہو اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد چاہو تو اللہ کریم سے مدد مانگو۔

یہ نصیحت مہربان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بھائی کو فرما رہے ہیں یہ بھائی علم و فضل میں یکتا تھا اسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی دعاؤں سے نوازا تھا جو انہی کا حصہ تھا انہیں بتایا جا رہا ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اسی سے امید رکھو۔ اسی سے مانگو اسی سے مدد چاہو۔

ظاہر ہے کہ اللہ کریم سے ایسا مضبوط رابطہ ہو جانے کے بعد کسی قسم کی کمی باقی نہیں رہ سکتی۔

اللہ کا اور بندوں کا محبوب

۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں وہ کام کر لوں تو اللہ کا محبوب بن جاؤں اور لوگ بھی مجھے پیارا جانیں آپؐ نے فرمایا تو دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھے پیارا جانے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

کیا پیارا جملہ ارشاد فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بندہ دنیا اور اس کے مال و اسباب سے بے نیاز ہو گا تو اس کا سارا زور اور پوری کوشش اللہ کی رضا حاصل کرنے میں صرف ہو گی۔ ظاہر

Marfat.com

ہے ایسے شخص کو اللہ اپنی رضا اور خوشنودی سے نوازے گا۔ اور جب اسے دنیاداروں کے مال سے دل چسپی نہ ہو گی تو لوگوں کو اس سے حسد اور رنج نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ ایسے شخص کو عزت و احترام سے دیکھیں گے اور اس طرح قدرو منزلت کے وہ مقام اسے ملیں گے جو دنیا کی دولت اور محنت سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

۷۔ اللہ کا پسندیدہ بندہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جو متقی ہو، غنی ہو، اور خفی ہو۔ متقی سے مراد ایسا شخص جو ہر قسم کے گناہوں سے اپنا دامن بچا کر چلے اور بڑی احتیاط سے نیکی اور ثواب کے اعمال بجالائے اور خطا و عذاب سے گریزاں رہے۔

غنی وہ شخص ہے جو ایسا مالدار ہو کہ دولت کے باوجود اسے اللہ کی عظمت کا پورا پورا احساس ہو وہ اوپر والا ہاتھ بن کر نچلے ہاتوں کا مددگار ہو قوم پر بوجھ نہ ہو بلکہ محتاجوں کا بوجھ اٹھانے والا ہو غرض اہل دنیا سے بے نیاز اپنے رب کا عبادت گزار ہو۔

خفی ایسا بندہ جو چھپ چھپا کر اپنا وقت گزارے اس کے کام ریاکاریوں سے پاک ہوں گو وہ معاشرے میں کوئی نمایاں شخصیت کا مالک نہ ہو لیکن پرودگار کے ہاں اسے شرافت کا اعلیٰ مرتبہ ملا ہوا ہو۔ اگر اس لفظ کو حفی کہا جائے تو اس سے مراد وہ مہربان ہے جو نرم دلی اور محبت کے جذبات سے مقبول بارگاہ بن چکا ہو۔ ایسی صفات والے لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

۸۔ لایعنی اور فضول کام

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول اور بے مقصد کام چھوڑ دے بندہ مومن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مصروف ہوتا ہے اسے اتنی فرصت ہرگز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو فضول اور لایعنی کاموں میں مبتلا کرے جن کا فائدہ دین و دنیا میں کچھ بھی نہیں محض وقت کٹی کے لئے اس میں شریک ہونا دانائی نہیں کیونکہ وقت بچانے کی چیز ہے کاٹنے کے لئے نہیں۔

مرد مومن کو تو فضول کاموں کے لئے فرصت ہی نہیں صبح بیدار ہونے سے رات سونے تک اس کا ایک ایک لمحہ ذمہ داری سے مقررہ پروگرام میں فٹ ہے صبح جاگنا۔ ضروریات زندگی سے فراغت' عبادات' رزق حلال کی تلاش' محنت و ذمہ داری سے فرائض کی بجا آوری' طعام و آرام اہل و عیال اور دوست احباب کے حقوق کی ادائیگی یہ سب کام ایسے ہیں کہ ان کو ادا کر کے بندہ مومن ایسی فرصت پاتا ہی نہیں کہ اس کا ذہن فضول اور لایعنی کاموں کی طرف راغب ہو اس کے علاوہ اس کا مومنانہ وقار بھی اسے ذمہ داری کا سبق دیتا ہے اور بے مقصد کاموں سے باز رکھتا ہے۔

۹۔ پیٹ کا پجاری

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ انسان جو برتن بھرتا ہے ان میں سے سب سے برا برتن اسکا پیٹ ہے۔" اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی انسان اپنے پیٹ میں حرام کمائی بھرتا ہے اور ناجائز ذرائع سے اپنا پیٹ پالتا ہے یہ بہت ہی برا ہے دنیا میں انسان کے کام کاج جو بھی غلط یا صحیح ہونگے اس میں اسکی حلال خوراک پہلے نمبر پر ہے۔ جب

Marfat.com

کھانا حلال نہیں ہو گا تو اس کے تمام اعمال نامقبول اور مردود ہونگے۔
حدیث کا مقصود یہ ہے کہ رزق حلال کی کوشش اور محنت جاری رہنی چاہئے اور اپنے پیٹ کو برا برتن بنا کر اس میں حرام مال نہیں بھرنا چاہئے بلکہ پاکبازی اور پرہیز گاری کی خاطر اسے صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔

۱۰۔ توبہ کرنے والے بہترین انسان ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تمام کے تمام انسان غلطی کرنے والے ہوتے ہیں لیکن بہترین خطاکار وہ ہیں جو بہت توبہ کرنے والے ہوں"۔
مطلب یہ ہے کہ ہر شخص سے دانستہ یا نادانستہ غلطی ہو جاتی ہے اور یہ مقولہ بالکل درست ہے کہ آدمی خطا کا پتلا ہے لیکن جب کوئی شخص غلطی کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی خطا پر شرمندہ ہو اور آئندہ اس غلطی سے باز رہنے کا مصمم ارادہ کر لے تو یہ خطاکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہت بہتر آدمی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کو اچھا بھی قرار دیتا ہے۔ اور ان پر اپنی رحمتیں بھی نازل فرماتا ہے۔

۱۱۔ خاموشی حکمت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "خاموش رہنا دانائی ہے لیکن اس خاموشی کو اختیار کرنے والے تھوڑے لوگ ہیں۔
اس روایت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ حضرت لقمان حکیم کا قول ہے۔
خاموشی کی حکمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں کا جا سکتا اگر نادان کو اس کی چند حکمتیں معلوم ہو جائیں تو وہ فضول گوئی سے بچے اور کبھی بے وقوف نہ رہے اور یہ بھی بات واضح رہے کہ دانا اس

Marfat.com

لئے معزز ہیں کہ وہ خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اپنی زبان پر کنٹرول رکھتے ہیں۔

بری عادات سے بچنے کے لئے ڈراوے

۱۔ حسد ایک خطرناک بیماری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خبردار تم حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو۔

حسد یہ ہے کہ کسی میں کوئی خوبی یا کمال دیکھ کر ایک بدبخت انسان جلتا رہے یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی خوبیاں الگ الگ لوگوں میں تقسیم فرمائی ہیں اب اگر کسی کو یہ تقسیم پسند نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے دوسری یہ بات بھی سوچنے کے قابل ہے کہ اس طرح جلنے سے اپنا نقصان تو ہوا لیکن خوبی اور کمال والے کا کیا نقصان ہوا۔

۳۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کیسی عمدہ اور عام فہم ہے جس طرح سوکھی لکڑیوں کو آگ ختم کر دیتی ہے اسی طرح حسد سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس برائی سے بچائے۔

۲۔ اصلی پہلوان غصے پر قابو پانے والا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور پہلوان اسے کہا جائے گا جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

Marfat.com

دوسروں کو بچھاڑ کر اپنی عظمت کا جھنڈا گاڑنا آسان ہے لیکن غصہ کے وقت اپنے آپ کو شرافت کے ساتھ کنٹرول میں رکھنا نہایت مشکل کام ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر غصے کی حالت میں محفوظ رہنے کے بہت سے طریقے بتائے ہیں مثلاً

ا۔ اپنی حالت بدل لی جائے یعنی کھڑے تھے اور بیٹھ جائیں تو بیٹھے تھے تو چل دیں۔

ب۔ ٹھنڈا پانی پیئں۔

ج۔ لاحول و قوۃ الا باللہ پڑھا جائے۔

د۔ اپنے آپ کو عاجز بندہ اور اللہ کو زبردست اختیار کا مالک جان لیا جائے ایسی تدبیروں سے غصہ پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور بندہ قابل تعریف بن سکتا ہے۔

۳۔ ظلم قیامت کا اندھیرا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس تاریک دن میں ایک اور اندھیرے کا اضافہ کتنا خطرناک ہو گا پھر اس دنیا میں بھی ظلم کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتا لوگ اس سے متنفر رہتے ہیں اور ظالم کو کبھی بھی پسند نہیں کرتے۔

۴۔ ظلم سے بچو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کہ یہ قیامت کے اندھیروں میں سے ایک اندھرا ہے اسی طرح بخل اور کنجوسی سے پرہیز کرو کیونکہ پہلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوئیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح

Marfat.com

ہدایت کے بعد کسی تشریح کی مزید گنجائش ہی نہیں ظلم ایک ایسا جرم ہے جس سے اپنے بیگانے سب نفرت کرتے ہیں۔ اسی طرح بخل اور کنجوسی ایک ایسی برائی ہے جس سے خلق خدا کو نقصان ہی پہنچایا جاتا ہے اور بالاخر اس جرم کی بنا پر پہلی قوموں کی بربادی کی خبر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنا رہے ہیں اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے ان اخلاقی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

۵۔ ریا شرک اصغر ہے۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کی جن برائیوں کا زیادہ خوف ہے ۔ان میں سے ایک شرک اصغر یعنی ریا ہے۔ ریا کا مطلب یہ ہے کہ انسان دکھاوے کے لئے نیک کام کرے۔ مثلاً غریبوں کی مدد کرے لیکن سخی کہلانے کے لئے میدان جنگ میں لڑتے لڑتے فوت ہو جائے لیکن بہادری کا تمغہ لینے کے لئے بہت علم حاصل کرے لیکن مولانا کہلانے کے لئے۔

بسا اوقات شہرت کے بھوکے دنیا میں اپنی شہرت ڈنکے بجا لیتے ہیں لیکن جب اللہ کے حضور سے انہیں کوئی جزا نہ ملی تو یہ عارضی شہرت کس کام کی انہی لوگوں کی تنبیہ کے لئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت میں کچھ لوگ اعمال کی بڑی بڑی گٹھڑیاں لے کر اللہ سے جزاء کے طالب ہونگے لیکن انہیں بتا دیا جائے گا کہ آج کسی کی بھی نیکی برباد نہیں ہو گی۔ اگر تم نے یہ نیکیاں مری رضا کے لئے کی ہوتیں تو آج بدلہ مل جاتا لیکن تم نے لوگوں کو دکھانے کے لئے کی تھیں اب انہیں تلاش کر لو اور ان سے جزاء مانگ لو اندازہ کیجیے اس شرک اصغر کا نقصان کتنا بڑا ہے۔

Marfat.com

۶۔ منافق کی تین نشانیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں ا۔ وہ جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا۔ ۲۔ جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے۔ ۳۔ اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ منافق اوپر سے مسلمان اور اندر سے نافرمان ہوا کرتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسولؑ کو دل سے مانا ہی نہیں ہوتا ایسے دھوکہ باز لوگوں کے لئے اللہ نے دوزخ کا نچلا گڑھا تیار کر رکھا ہے اور اس کی سزا نہایت سخت ہے ایسے منافق میں یوں تو قدم قدم پر غلطیاں ہوتی ہونگی۔ لیکن یہاں تین ایسی بری عادتوں کا ذکر ہے جو دنیا میں بھی سخت نقصان دہ ہیں مثلاً

ہر بات میں جھوٹ حتی کہ بعض ایسی ڈراؤنی اور قابل رحم حالتیں ہوتی ہیں کہ سننے والے کو ترس آتا ہے لیکن منافق وہاں بھی حاشیہ آرائی سے باز نہیں رہتا اس میں جھوٹ ضرور ملاتا ہے۔ وعدہ کر کے مکر جانا یا طرح دے جانا شرافت اور فطرت کے خلاف ہے منافق میں یہ برائی بھی موجود ہوتی ہے تیسری علامت امانت میں خیانت ہے یہ منافقت کے صندوق میں آخری کیل ہے ایسے خائن اور دغا مار کا اسلام سے کیا تعلق ہو گا۔

۷۔ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور لڑنا کفر ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ مسلمان کی تعریف اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے

Marfat.com

کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں گویا مسلمان کا وجود دوسرے مسلمانوں کے لئے ایک قلعہ کی مانند ہے ہر مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا محافظ اور خیر خواہ ہونا چاہئے اب ظاہر ہے کہ گالی دینے سے اس کے بھائی کی عزت مجروح ہو گی جو کسی حالت میں بھی جائز نہیں لہٰذا اسے گناہ قرار دے دیا گیا۔ لیکن قتل یا لڑائی تو اس سے نہایت سنگین قسم کا جرم ہے اس کی سزا بھی مزید سخت ہونی چاہئے اسی لئے فرمایا یہ تو اللہ کے انکار کی واضح نشانی ہے مسلمان کسی کو قتل کیسے کر سکے گا۔ وہ اس کا بھائی ہے اور بھائی بھی قابل عزت اس لئے مسلمانوں کو ایسے اخلاق اپنانے کا حکم دیا گیا ہے جو محبت اور پیار کو جنم دیں اور یہ بھی خیال رہے کہ ایسے اخلاق کو ثواب کا موجب قرار دیا گیا ہے اور ایسے اعمال جن سے مسلمان کی بد ادبی ہو یا لوگوں کی نگاہوں میں دوسرا بھائی ذلیل ہو اسے گناہ کہا گیا ہے اللہ کریم ان بری عادتوں سے محفوظ رکھے۔

۸۔ بدگمانی سے پرہیز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمیشہ ظن سے بچتے رہو کیونکہ اکثر اندازے نہایت جھوٹے ہوتے ہیں ظن کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے بارے میں ایک اندازہ اپنے طور پر لگا لیا جائے مثلاً یہ امیر سود لینا ہو گا یہ غازی ۵ نمازی ریاکاری سے لمبی نماز پڑھ رہا ہو گا فلاں شخص ماں باپ سے برا سلوک کرتا ہو گا۔

یہ ہو گا' ہو گا والے اندازے خواہ مخواہ لگائے جاتے ہیں اول تو کسی دوسرے شخص کے متعلق سوچ وچار کرنے کا مطلب کیا ہے اس شخص کے اعمال کی جوابدہی ہمارے ذمہ نہیں بلکہ اپنے افعال کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اندازے ضروری ہیں تو اچھے کیوں نہ

Marfat.com

لگائے جائیں جن کی بدولت اللہ کے حضور سے اچھی جزا ملے۔
ایک مرتبہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سمیت ایک سفر پر تھے ایک تالاب کے قریب ایک خیمہ تھا ایک صحابی نے خیمہ والے سے پوچھا کہ اس تالاب سے حرام جانور بھی پانی پیتے ہیں؟ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دیکھے ہیں عرض کیا نہیں فرمایا پھر نیک گمان رکھو خوامخواہ بدگمانی نہ کرو۔

۹۔ دغاباز حکمران پر جنت حرام ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی بندے کو اللہ حکمران بنائے اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا سے خیانت کرتا ہو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ جنت حرام کر دیتا ہے۔ دنیا میں ہر شخص کا جی چاہتا ہے کہ میں بادشاہ بن جاؤں لوگ اپنی روزمرہ باتوں میں یہ فقرہ دہراتے رہتے ہیں اگر میں بادشاہ ہوتا تو یوں کرتا۔
لیکن اس حدیث میں اس بڑے عہدے کی بڑی ذمہ داریاں جب سنائی جاتی ہیں تو اس سے ڈرنا اور محتاط رہنا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔
خاص طور پر حکمرانی ذمہ داریوں کو دیانت اور کھرے انداز میں چلانا بہت ہی اہم ہے رعایا کے ساتھ انصاف کرنا اور اپنی موت کا خیال رکھ کر اللہ کے حضور پیشی سے خائف رہنا اجر عظیم دلاتا ہے اور اس کے برعکس غفلت بے انصافی اور بددیانتی کی سزا وہی ہے جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقتوں کے باوجود واضح طور پر جنت سے محرومی کے عنوان سے بیان فرما دی ہے۔

۱۰۔ سختی کرنے والے حاکم کے لئے بددعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ تو میری امت میں سے جسے والی یا حاکم بنائے اور وہ میری امت پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر۔

اللہ کے رسول کی شفقت اور رحمت ایسی صفات ہیں جو ہر وقت ملاحظہ کی جا سکتی ہیں آپ کی پوری زندگی نرمی اور مہربانی سے گزری حضرت انس جیسے خادم جنہوں نے بچپن گزار کر جوانی کا دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں گزارا فرماتے ہیں کہ آپ نے اس پورے دور میں مجھے کبھی سختی سے نہ بلایا نہ جواب طلبی کی کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا۔

آپ کی اس حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ حاکم کو انصاف اور عدل کے باوجود رحمت اور شفقت کا برتاؤ ہی کرنا چاہئے اگر کوئی شخص اپنے اختیارات اپنے ماتحتوں پر استعمال کرتا ہے تو وہ اللہ جو سب پر مکمل اختیارات کا مالک ہے وہ بھی اس پر سختی کر سکتا ہے دعا کا لازمی نتیجہ یہ بھی ذہن نشین ہوتا ہے جو نرمی کرے تو اس پر نرمی کر اور جو سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر یہ بھی یاد رہے کہ اللہ کی سختی برداشت کرنے کی کس میں ہمت ہے۔

۱۱۔ منہ پر نہ مارو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مارو یا لڑائی کرو تو کسی کے منہ پر نہ مارو اور اس کام سے اجتناب کرو۔ منہ اللہ کریم کی تصویر گری کا بہترین مظہر ہے یوں تو سارا جسم اللہ کے حسن خلق کا نمونہ ہے لیکن منہ جسم کا ایسا حصہ ہے جہاں اللہ کریم کی یہ صنعت اپنے پورے عروج پر ہے منہ کے چند اعضاء ہونے کے باوجود لاکھوں انسانوں میں امتیازی کیفیت الگ الگ نمایاں کرتے ہیں کوئی ایک شخص دوسرے سے نہیں ملتا ہر

Marfat.com

شخص کا چہرہ احسن الخالقین کی عظمت کا اظہار ہے۔
اس لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عظمت کے پیش نظر چہرے پر نہ مارو اور اسے خراب کرنے کی کوشش نہ کرو۔
ایک شخص زمانہ کفر میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شعر پڑھ کر لوگوں کو اسلام سے متنفر کرتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کیا کرتا تھا فتح مکہ کے موقعہ پر وہ گرفتار ہو کر آپ کے سامنے آیا کسی نے کہا حضور اس کے اگلے دانت توڑنے کی اجازت دیجئے فرمایا کسی کا چہرہ خراب کرنے کی مجھے اجازت نہیں۔

۱۲۔ زیادہ غصہ نہ کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی خاص حکم دیجئے مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا کر اس نے اپنی درخواست بار بار دہرائی آپ نے ہر بار یہی جواب دیا غصہ نہ کر۔
غصہ ایک ایسی عادت ہے جو سب میں ہے جب یہی عادت ایک شخص کی فطرت بن جائے تو اس سے خیر کی باتیں اور بہتر کام سرانجام نہیں پاتے غصے والا انسان اچھے فیصلے بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ غور کیا جائے تو ایسا شخص خود بھی چین سے زندگی نہیں گزار سکتا۔ ہر وقت ایک گھٹن اس پر سوار رہتی ہے۔
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکیمانہ فیصلہ اس شخص کے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی ایک بے مثال نسخہ ہے اس ایک بات کو مان لینے سے امن و چین کی نعمت میسر آئے گی دنیا میں بھی آرام ملے گا اور آخرت کی خوبیاں بھی ملیں گی۔

۱۳۔ اللہ کے مال میں بے جا تصرف

Marfat.com

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مال میں بے جا تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت میں آگ ہو گی۔

اللہ کے مال سے مراد زکواۃ و خیرات کا مجموعی فنڈ بھی ہے مال غنیمت بھی ہے اور دوسرے احوال بھی ہیں جو کسی کی بھی ملکیت میں ہوں اس لئے کہ ہر قسم کا مال اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا ہی ہے اس مال میں بے جا تصرف یہ ہے کہ کسی کو حق کے بغیر بلاوجہ دے دیا جائے یا غلط طریقہ سے استعمال کیا جائے یا فضول خرچی سے مال برباد کیا جائے یا مشترکہ چندہ کو ذاتی اغراض کے لئے وقف کر لیا جائے یا بے موقعہ بے دردی سے ضائع کر دیا جائے اس سے اس مالک کی بے قدری ہوتی ہے جس کے نام سے یہ رقم جمع ہوئی تھی اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اللہ کی گرفت پر ایمان نہیں ہے۔

ایسے لوگ اگر دنیا میں چند دن رسمی اور جعلی آرام پا بھی لیتے ہیں تو آخرت کی آگ ان کی جواب طلبی کے لئے بہت جلد انہیں ملنے والی ہے اللہ ایسے مال کی حرمت و عزت کا پورا پورا احساس عطا کرے اور آخرت کی بہتری نصیب فرمائے۔

۱۴۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بندے بھی ظلم نہ کریں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے میرے رب نے یوں بتایا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنی ذات پر بھی حرام کر رکھا ہے اور تمہارے لئے بھی ظلم کو حرام قرار دے رکھا ہے۔ لہٰذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کبھی بندوں پر ظلم نہیں کرتا اس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً وہ کسی کو ناکردہ گناہ میں گرفتار نہیں کرتا۔ ۲۔ وہ کسی کے کئے ہوئے نیک کام کا

Marfat.com

اجر کسی دوسرے کو نہیں دے دیتا۔ ۳۔ وہ کسی اجر میں کمی نہیں کرتا ۴۔ وہ کسی دوسرے کا گناہ اس کے نامہ اعمال میں درج نہیں کرتا۔ ۵۔ وہ کسی گناہ گار کی توبہ کے بعد معافی دے کر دوبارہ اس گناہ کا عذاب نہیں دیتا۔ اللہ اس قسم کے تمام ظلموں سے پاک ہے وہ خود فرماتا ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اپنے بندوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ بھی کسی پر ظلم نہ کریں تاکہ اللہ کی مخلوق رحمت و رافت کے ماحول میں خوش گوار زندگی گزارے۔

۱۵۔ چغلی اور غیبت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ چغلی کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اسکے رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی ایسی بات کرنا جو اسے ناپسند ہو چغلی ہے ایک شخص نے عرض کیا حضور اگر وہ برائی اس میں ہو تو پھر آپ نے فرمایا اسی کا نام چغلی ہے اور وہ برائی اس میں نہ ہو تو پھر اسے بہتان کہا جائے گا۔

اس حدیث نے چغلی اور بہتان کو الگ الگ بیان کر دیا دونوں کے مفہوم واضح ہیں البتہ جو بات تاکید سے بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی غیرموجودگی میں کسی برائی کا ذکر کرنا غیبت ہے جو بہت برا اور بڑا گناہ ہے اگر کسی کی برائی دور کرنے کے بہانے ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں تو پھر ان کا تذکرہ جرات کرنے کے بہانے ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں تو پھر ان کا تذکرہ جرآت کر کے اس غلطی کرنے والے کے سامنے ہو جانا چاہئے یہ ہمت قابل قدر بھی ہو گی اور غلطی کی درستی کا ذریعہ بھی بن سکے گی دوسری صورت میں تو بزدلی، نفاق، اور گناہوں کے پرچار کے علاوہ کوئی شے ہاتھ نہیں آئے گی۔

Marfat.com

مہربان پیغمبر کی ہدایات

16- صرف ایک فرمان، اخلاقیات کا جامع سبق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو اور ایک دورے کو دھوکہ نہ دو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے روگردانی اور بے رخی نہ کرو ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اللہ کے بندو. بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسے چاہئے کہ دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے اسے ذلیل نہ کرے اس حقیر نہ جانے پھر فرمایا تقویٰ یہاں ہے اور سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا۔

کسی شخص کی برائی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کی تحقیر کرے ہر مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کے خون مال اور عزت کی حافظت اور حرمت ضروری ہے اس حدیث کا ایک ایک جملہ اپنے اندر ہدایت کا خزانہ لئے ہوئے ہے اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو معاشرت میں وہ پاکیزہ مذکورہ اصل اپنا لینے چاہئیں جن سے امن و چین عزت و حرمت محبت و الفت اور عدل و انصاف کی رحمتیں ملتی ہیں اور نتیجہ میں دارین کی فلاح کی ضمانت حاصل ہوتی ہے۔

17- معلمِ اخلاقیات کی ایک دعا

حضرت ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے برے اخلاق برے اعمال بری خواہشات اور بری بیماریوں سے بچا۔

Marfat.com

امت مسلمہ کا یہ پکا عقیدہ ہے کہ پیغمبر معصوم ہوتے ہیں ان کی حفاظت کا اللہ تعالی نے بہترین انتظام کیا ہوا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ یہ دعا اس حفاظت کا ایک شاہکار نمونہ ہے نیز اس دعا کے ذریعہ اللہ کے پاکیزہ رسول اپنے امیوں کو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی تاکید سے بھی کرتے ہیں اور اللہ کا دربار دکھا کر اپنے مالک سے درخواست کر کے بچانے کا اعلی طریقہ بھی سمجھاتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اور برائیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں کچھ اخلاقی کچھ عملی بعض خواہشات کی اور بعض بیماریوں کی صورت میں سب سے بچنا ضروری ہے اور بچاؤ کا آسان اور عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اپنے مالک سے دعا کر کے ایسی منظوری حاصل کر لی جائے کہ ان بیماریوں سے نجات ملی رہے اس دعا کا یہ فائدہ بھی ہے کہ غرور اور تکبر سے نجات ملتی ہے۔

18- اپنے مومن بھائی سے مذاق نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو دھوکہ نہ دو نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جس کی تم خلاف ورزی کرو۔

اس فرمان میں تین باتوں سے روکا گیا ہے اپنے بھائی سے لڑنا اسے شبہ میں ڈالنا اسے دھوکہ دینا ایسا برا کام ہے کہ ایک مسلمان سے اس کی توقع نہیں ہو سکتی۔

2- کسی کا مذاق اس وقت اڑایا جاتا ہے جب اسے کمزور، کمینہ اور بے بس تصور کیا جاتا ہے مسلمان خود عاجز بن جاتا ہے لیکن اپنے بھائی کو کبھی اپنے سے گرا ہوا خیال بھی نہیں کر سکتا۔

3- وعدہ کی خلاف ورزی ایک مسلمان سے بعید ہے بلکہ یہ تو منافق کی علامت ہے احادیث میں یہ بھی مذکورر ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم جمعہ کے ہر خطبہ میں لا دین لمن لا عہد لہ ضرور پڑھا کرتے تھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں جو وعدہ کی پابندی نہیں کرتا۔ اللہ کریم ان برائیوں سے محفوظ رکھے۔

19- بخل اور بد خلقی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں بخل اور بد خلقی۔

یہ دونوں برائیاں ایسی ہیں کہ اللہ کے بندے اور رسول کے امتی میں ان کا جمع ہونا ناممکن ہے بخل وہ کرتا ہے جو مال کو اپنا مال سمجھتا ہے اور پھر اس میں کمی کا خوف رکھتا ہے مومن تو یہ جانتا ہے کہ یہ مال اللہ کا ہے اور میں اس میں امین کی حیثیت سے تصرف کر رہا ہوں نیز ایماندار بندہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلفیہ ارشاد پر پورا پورا یقین رکھتا ہے کہ اللہ کے نام پر مال دینے سے اس میں کمی اور گھاٹا کبھی نہیں ہوتا اس لئے بخل کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی پھر بد خلقی کا تصور بندہ مومن سے کیسے کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آمد کی غرض میں یہ بتاتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالی نے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے مومن اخلاقیات کا مرقع اور مجموعہ ہوتا ہے اور بد خلقی کو اس سے طبعی بیر ہے لہذا ایسی برائیاں اس میں کبھی بھی جمع نہیں ہوتیں۔

20- گالی دینے والا ظالم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بندے جو آپس میں گالیاں دے رہے ہیں

Marfat.com

انہیں وہی بدلہ ملنے والا ہے جو کام وہ کر رہے ہیں اصل مجرم وہ ہے جس نے پہل کی جب تک مظلوم اس جرم میں تجاوز نہ کرے۔

گالی دینا مسلمان کی شان نہیں یہ گناہ کا کام ہے۔ اور ایماندار گناہ کے کاموں سے بچتا ہے اس روایت میں دونوں غیر تربیت یافتہ ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے ہیں فرمایا گیا ہے دونوں کو بدلہ اپنے کاموں کا مل کے رہے گا اسے زیادہ سزا ملے گی جس نے ابتداء کی گالی سننے والے کو مظلوم قرار دیا گیا ہے فرمایا اگر مظلوم گالی سننے سے تجاوز کرے۔ یعنی ایک سن کر دو سنائے یا گالی کے جواب تھپڑ مارے تو اب ذمہ داری بدل گئی مظلوم سے اللہ کی پناہ اٹھ جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق کو کسی نے برابھلا کہا آپ سنتے رہے پھر کیا تو جواب میں فرمایا جب میں جواب نہیں دیتا کیوں زبان گندی کرتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کچھ دیکھ رہے تھے آپؐ غصہ میں اٹھے اور چل دیئے۔ حضرت صدیق نے پوچھا تو فرمایا پہلے وہ بولتا تھا ایک فرشتہ تیری طرف سے جواب دیتا تھا جب تو نے جواب دیا فرشتہ چلا گیا شیطان آگیا میں ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں جہاں شیطان آجائے۔

اندازہ کیجئے اپنی مجالس میں کیا کچھ ہوتا ہے اور ان احادیث کی روشنی میں ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے۔

21- مسلمان کو نقصان پہنچانے والا

حضرت ابی صرحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے اللہ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے سختی میں ڈالے گا۔

یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ ایک مسلمان اپنی خودی مٹا کر اپنے رب کی

Marfat.com

بندگی میں ایسا مستغرق ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر شے اللہ کی ہو جاتی ہے یہ اللہ کا حکم مانتا ہے اللہ اسے پیارا جانتا ہے اس لئے اس کا نفع نقصان اللہ کے سپرد ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو مسلمان کو نقصان پہنچائے وہ اسکا مجرم ہے بدلہ وہی لے گا۔ جو مسلمان کے لئے مشقت کا دروازہ کھولتا ہے وہ اللہ کو ناراض کرلیتا ہے اب اس بندے کی تکلیفوں سے بچنا تو آسان ہے لیکن اللہ کی سخت مشکلات سے بچنے کے لئے یہ ظالم کس کا سہارا لے گا۔ بہت مہنگا سودا ہے ہوش سے کام لینا مفید ہے۔

2۔ بے حیا سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالی دشمنی رکھتا ہے بے حیاء اور فضول بکنے والے سے۔

رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں یہ سبق بڑا اہم ہے کہ زبان کی حفاظت نہایت ضروری ہے اور شرم و حیاء ایمان کا بنیادی جز ہے۔ اس حدیث میں ان دونوں باتوں کے لئے تاکیدی حکم ہے اللہ تعالی نے حیاء ایک ایسی نعمت بنائی ہے جس کی بنا پر گناہ اور برائی سے نجات ملتی ہے۔

حیاء کی برکت سے عزتیں محفوظ ہیں دینی دنیاوی رشتے قائم ہیں جب یہ پردہ ہٹ جائے یا پھٹ جائے تو انسان جو چاہے کرتا رہے اور جس گڑھے میں چاہے گرتا رہے بھلا ایسے شخص سے اللہ کیوں ناراض نہ ہو گا۔

دوسرا مجرم فضول گو ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے زبان کی حفاظت کرو یہ دوزخ میں لے جانے والی ہے اور یہ ارشاد تو ضرور یاد رکھا جائے کہ جو زبان اور شرمگاہ کی ضمانت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت

Marfat.com

کی ضمانت دیتے ہیں۔ اللہ بے حیائی اور فضول گوئی سے بچائے۔

23- مومن زبان کی برائیوں سے پاک ہوتا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن نہ طعنے دینے والا ہوتا ہے نہ کسی پر لعنت کرتا ہے نہ بے حیائی کی باتیں کرتا ہے اور نہ فضول بکواسی ہوتا ہے۔

اس حدیث میں زبان کی چار برائیوں سے مومن کی پاکدامنی کا تذکرہ ہے ایمان دار کثرت سے طعنہ دینے والا نہیں ہوتا عربی زبان میں طعنہ سے مراد نیزے کے زخم ہوتے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کہنے کے مطابق نیزے کے زخم اچھے ہو تے ہیں لیکن زبان کے طعنے کبھی درست نہیں ہوتے۔

2- مومن اپنی زبان سے لعنت جیسے برے کلمات ادا نہیں کرتا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاوجہ لعنت کرنے والے کی لعنت اسی پر واپس لوٹ آتی ہے اور پھر لعنت کوئی کھیل نہیں کہ اس کا استعمال بطور شغل جاری رہے۔

3- بے حیائی کی باتیں مومن کی زبان سے کب اور کیوں اس کی حیاء کے تقاضے یہ ہرگز نہیں

4- فضول بکواس کے لئے ایماندار کو فرصت ہی نہیں یہ زبان اللہ کے ذکر نبی کے ارشادات کی اشاعت اصلاح نفس اور لوگوں کی بہتری کے لئے کھلتی ہے مومن ایسے مشاغل سے نہ فارغ ہوتا ہے اور فضول گوئی کے لئے اسے فرصت ملتی ہے۔

24- مردوں کو برا مت کہو

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا مت کہو کیونکہ وہ اس انجام کو پہنچ گئے ہیں جو کچھ وہ آگے بھیج چکے تھے۔ مرنے والوں کی برائی کرنا کوئی بہادری نہیں اگر ان کی اصلاح مقصود تھی تو دنیا میں رہتے ہوئے ہوتی اب وہ اپنے کیے کا پھل پانے کے لئے دوسری دنیا میں جا چکے ہیں اور انہیں وہاں اپنے کردار کے عمل کا نتیجہ مل رہا ہے اب ان کی برائی سے معاشرہ میں تین برائیوں کا چرچا تو ہو سکتا ہے جو کوئی اچھا یا مفید عمل نہیں اس سے مسلمانوں کی کوئی بہتری نہیں ہو سکتی۔

بعض اوقات تو یہ برائی اتنی شدید ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے دو آدمی حضورؐ کو سنا سنا کر مردے کی برائیاں بیان کر رہے تھے۔ آپ خاموش رہے۔ ایک جگہ ایک مردہ جانور کی بدبودار لاش نظر آئی آپ نے ان دونوں سے فرمایا اترو اور اس مردہ گوشت کو کھاؤ انہوں نے عرض کی حضور یہ حرام مردار، بدبودار، کوئی شے بھی کھانے والی نہیں فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ مردہ بھائی کی برائی کتنا جرم ہے تو یہ گوشت کھانا تمہیں گوارا ہو جائے اور تم برائی نہ کر سکو۔

اللہ اس برائی سے بھی بچائے۔

25- چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

حضرت حذیفہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار صحابی ہیں ان کا یہ فرمان جو انہوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بڑی

Marfat.com

احتیاط اور غور و فکر کا تقاضہ کرتا ہے۔

چغل خور جتنی بری عادت ہے اتنی ہی عام بھی ہے ذمہ دار بندے مجلسوں میں ایسے تذکرے کرتے رہتے ہیں یاد آ بھی جائے تو اس گناہ سے رکتے نہیں یوں ترتیب بدلیں گے کہ ہم غیبت نہیں کرتے بات بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح ضمیر کی آواز کو دبا کر جرم جاری رکھا جاتا ہے۔

غیبت کی مثال قرآن مجید میں مردہ بھائی کے گوشت سے دی گئی ہے اور گوشت کھانے میں اپنا ایک خاص مزہ رکھتا ہے اس طرح غیبت میں بھی ایک خاص مزہ ہوتا ہے لیکن مردہ بھائی کے تصور سے اگر یہ بدمزہ ہو جائے تو یہ بدنصیبی سے بچنے کا ایک آسان اور عمدہ طریقہ ہے اللہ کریم ذوق سلیم سے نوازے اور غیبت جیسی آسان لیکن تباہ کن بیماری سے بچائے۔

26- غصہ روکنے والے پر اللہ عذاب نہیں کرتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرے اللہ تعالی اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔ غصہ جو دنیاوی معاملات میں آتا ہے یقیناً شیطان کی اکساہٹ سے آتا ہے اس سے بچنے کے کئی طریقے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں مثلاً ٹھنڈا پانی پینا' حالت بدلنا' اللہ کو یاد کرنا' لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا وغیرہ

لیکن اس حدیث میں ایک آسان اور زود اثر علاج بتایا گیا ہے اگر تم اپنے غصے پر کنٹرول کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ وقتی غصہ روک لینا مشکل ضرور ہے لیکن بڑی تکلیف سے اگر نجات مل سکے تو غصہ روک لینا ذرا بھی تکلیف دہ نہیں۔

Marfat.com

27- جنت سے محرومی

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دغا باز، بخیل اور بد خلق آدمی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ بعض برائیاں دیکھنے میں معمولی نظر آتی ہیں لیکن انجام کار ان کے نقصانات بہت خطرناک ہوتے ہیں سب سے بری بات اللہ کی نگاہ میں یہ ہے کہ حقوق العباد میں کوئی شخص ایسی بے احتیاطی کرے کہ بندگان خدا اس سے تکلیف پائیں اس لحاظ سے دغا باز جب اپنی چالاکی سے دوسروں کو بیوقوف بناتا ہے اور انہیں مختلف طریقوں سے نقصان پہنچاتا ہے تو ایسے مجرم کو جنت سے محروم ہی رہنا چاہیے۔

ایسا ہی حال بخیل اور بد خلق کا ہے یہ لوگ بھی لوگوں کو نقصان دینے اور پریشان کرنے میں کسی سے کم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کا بھلا دنیا کی عزت اور آخرت کی کامیابی کا سبب ہے اور اس فریضہ سے غفلت دونوں جہانوں کی ذلت کا سامان ہے۔

28- دوسروں کی چھپ کر بات سننے والا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کی بات چھپ کر سننے حالانکہ وہ اس بات سے ناراض ہیں اللہ تعالی قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالے گا۔

بعض باتیں پردے کی ہوتی ہیں اور لوگ نہیں چاہتے کہ سب کو ان باتوں کا علم ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کوشش کر کے بات سننے کی ٹھان لیتے ہیں اور جانتے بھی ہیں کہ میری یہ حرکت لوگوں کو پسند نہیں ان کے بارے میں مخبر صادق کی یہ خبر کتنی دردناک ہے کہ ان کے کانوں

Marfat.com

میں سیسہ پگھلا کر قیامت کے دن ڈالا جائے گا اور اسے تکلیف برداشت کرنی پڑے۔

29- لوگوں کے عیبوں کی بجائے اپنے عیب دیکھو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خبری ہے ایسے شخص کے لئے جسے اپنے عیب دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچالیں۔

اس پاکیزہ ارشاد میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ دوسروں کے عیب دیکھ کر انہیں برا جاننے کی بجائے یہ بہتر ہے کہ اپنے عیب دیکھے جائیں اور اپنی فکر مندی کی جائے۔

دنیا میں ہر شخص عیب رکھتا ہے کسی میں تھوڑے کسی میں زیادہ اگر دوسروں میں عیب زیادہ ہوں اور اپنے اندر عیب تھوڑے ہوں تو ان تھوڑے عیبوں کو دور کرنا ضروری ہے لوگوں کی مرضی وہ عیب پسند کرتے ہیں یا ان سے توبہ کرتے ہیں اپنی فکر کرنا دانائی کی اور عقل مندی ہے۔

30- متکبر سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے آپ میں بڑا بنے اور اپنی چال میں تکبر کا اظہار کرے جب قیامت میں اس کی ملاقات اللہ سے ہو گا اس وقت اللہ اس پر ناراض ہو گا مخلوق کا تکبر اور بڑائی اللہ کو کسی حالت میں بھی پسند نہیں جو شخص عبادت گزار ہو اور ساتھ ہی متکبر بھی ہو اللہ کو اس سے عاجز گناہ گار زیادہ پسند ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رہے کہ اللہ

Marfat.com

کریم کا فرمان ہے کبر اور بڑائی صرف میری شان ہے جو شخص اس صفت میں میرا شریک بننے کی کوشش کرے گا وہ برباد ہو جائے گا۔
قرآن مجید میں ہے جن بدنصیب لوگوں کو ایمان سے حصہ نہیں ملا ان میں بنیادی برائی کبرا اور غرور ہی تھا۔ سیرت پاک کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سب سے نمایاں نظر آتی ہے کہ سب سے اونچے پیغمبر میں تکبر کا نام و نشان نہ تھا۔ ان کے ہر کام میں عاجزی کا پہلو نمایاں دکھائی دیتا ہے اللہ تکبر کی منحوس بیماری سے بچائے۔

31- جلدبازی شیطانی عمل ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد بازی شیطان کا کام ہے۔
اسلام غور و فکر اور سوچ بچار والا مذہب ہے اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر کام وقار اور اطمینان سے کیا جائے لیکن شیطان بندے پر رنگارنگ حملے کر کے اسے اچھی صفات سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً غور کیجئے۔
نماز پڑھنے کے لئے ایک شخص اہتمام کرتا ہے جب اللہ کے حضور حاضری ہوتی ہے شیطان اسے جلدی جلدی فارغ ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔
مسجد میں اللہ کے ذکر میں مشغول شخص جلد بازی کا مشورہ مان کر جلدی فارغ ہو جاتا ہے اس طرح دنیا کے کاموں میں بھاگم بھاگ جو کام ہو رہے ہیں ان میں اپنا نقصان دوسرے لوگوں سے ٹکراؤ سواری اور سامان کا ضیاع، غرض ہر طرف جلد بازی کے نقصانات نمایاں نظر آنے کے باوجود بھی شیطان اپنے پیروکار لوگوں کو یہ عاقلانہ مشورہ قبول کرنے کی سعادت سے محروم رکھتا ہے اللہ ایسے مکار کی خطرناک چالوں سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

32- بدفالی یا نحوست برے اخلاق میں سے ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی برے اخلاق کا نام ہے۔

شوم عربی میں بدفالی' بدشگوئی یا نحوست کو کہتے ہیں لوگوں نے اس نحوست کے تصور کو بعض لوگوں سے منسوب کر رکھا ہوتا ہے ایسے جذبات کی بجائے بتایا گیا ہے کہ منحوس وہ شخص ہے جس میں اخلاقی برائی پائی جاتی ہے۔

33- لعنت کرنے والے قیامت میں ذلیل ہونگے۔

حضرت ابو الدراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرنے والے لوگ قیامت میں نہ کسی کے سفارشی بن سکیں گے اور نہ ان کی شہادت مقبول ہو گی۔

بعض لوگ دنیا میں اپنے مخالفین پر لعنت کو ایک معمولی کام سمجھتے ہیں اس ارشاد مقدس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ اتنا برا کام ہے کہ ایسے لوگون کی قیامت میں ایک پائی بھی قیمت نہ ان کی کوئی شفارش قبول ہو گی۔ اور نہ یہ کسی شہادت کے لئے بلائے جائیں گے۔

حالانکہ یہ دونوں کام میدان محشر میں ذمہ دار لوگوں کے سپرد ہونگے۔

آخرت کی ناکامی اور بربادی کے علاوہ اس جہان میں لعنت کرنے والے لوگ عزت نہیں پاتے کیونکہ اس لعنت کا اصول یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی ایسے شخص پر لعنت کی جائے جو اس کا حق دار نہ تھا تو یہ لعنت واپس لوٹا کر کہنے والے کے منہ پر ماری جاتی ہے اور اس خدائی انتقام کی بناء پر اسے قیامت میں ذلت برداشت کرنی پڑے گی۔ اللہ ایسی نفرت بھری زبان سے محفوظ رکھے۔

Marfat.com

34- کسی مومن کو شرمندہ کرنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی بناء پر عار دلائی اور شرمندہ کیا تو ایسا شخص مرنے سے پہلے اسی گناہ میں ضرور مبتلا ہو گا۔

اسلامی طریقہ یہ ہے کہ کسی شخص کے عیب کو لوگوں کی موجودگی میں نمایاں نہ کیا جائے بلکہ احسن طریق سے اس کی اصلاح کر دی جائے اب اگر کوئی اس باعزت طریقہ کے خلاف لوگوں میں کسی کو ذلیل کرے گا تو اس کا قدرتی انتقام یوں لیا جائی گا کہ ویسے ہی گناہ میں یہ شخص مبتلا ہو گا اور اس کو ویسی ہی ذلت برداشت کرنی پڑے گی۔

35- ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا

حضرت بشیر بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص باتیں بناتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے کہ اس سے لوگ خوش ہوں تو ایسے شخص کے لئے بربادی ہے بربادی ہے بربادی ہے۔

کچھ لوگوں کا معمول ہے کہ مجلس میں ہنسی مذاق برقرار رکھنے کے لئے جھوٹی باتیں گھڑتے رہتے ہیں اور قوم میں مسخرہ پن پیدا کرنے کے لئے بے سروپا حکایتیں مناتے ہیں ایسے لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے تین مرتبہ ذلیل اور بربادی کا ذکر سچے پیغمبر کی زبان سے کہلوایا گیا ہے یہ ویل جسے دوزخ کا بدترین گہرا گڑھا بتایا جاتا ہے معمولی ہنسی اور تھوڑے سے وقت کے لئے عارضی خوشی کی خاطر اپنے لئے تیار کروانا ہرگز دانائی نہیں

Marfat.com

ہے بلکہ ایسے مذاق سے وہ خاموشی بہتر ہے جس کے بعد ایسی سزا کا ڈر نہیں۔

36- جس کی چغلی کرو اس کے لئے استغفار کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس شخص کی چغلی کرو اس کا یہ کفارہ ادا کرو کہ اس کے لئے استغفار کی دعا کرو۔

چغلی ایک ایسا جرم ہے جو اسلام کی نگاہ میں بہت ہی برا ہے مسلمان کے لئے چغلی بہت ہی ناپسندیدہ فعل ہے اس گناہ کی نحوست سے جنت حرام ہو جاتی ہے۔

اس کی ایک آسان سی سزا بھی بتائی گئی کہ تم جس شخص کی چغلی کرو ضروری ہے کہ اس کے لئے استغفار کی دعا مانگو اس دعا کی برکت سے اسے جو راحت ملے گی وہ چغل خور کے لئے کفارہ بن جائے گی یہ بھی حدیث ہے کہ چغلی کے جرم میں چغل خور کی دوسری نیکیوں میں سے کچھ چغلی کرنے والے کے کھاتہ میں جمع ہو جاتی ہیں۔

37- جھگڑالو اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے ہاں سب سے برا وہ شخص ہو گا جو بہت ضدی اور جھگڑالو ہو۔

مومن یا مسلم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اچھی بات سنتے ہیں اور اسے مان لیتے ہیں لیکن ایسے بھی لوگ ہیں جو ضدی ہونے کی وجہ سے کسی کی بات مانتے نہیں اور جھگڑا کر کے کسی کے اہم فیصلے کو سننے کی تاب نہیں

Marfat.com

لاتے۔ اب جسے صرف جھگڑے سے غرض ہو اور جو ضد کا پکا ہو اسے ہدایت کی بات کب نفع دے سکتی ہے وہ کفر میں پکا اور بے دینی میں سخت سے سخت ہوتا جائے گا۔ ایسے شخص پر اللہ کو کیوں رحم آئے گا بلکہ اس سے اللہ سخت ناراض ہو گا۔

ثابت شدہ بات ہے کہ ایسی برائیاں اسلام میں قابل التفات بھی نہیں چہ جائیکہ یہ کسی مسلمان میں موجود ہوں اللہ ایسی برائیوں سے بچا کے رکھے۔

اعلیٰ اخلاق کے لئے ترغیب

1- سچائی اور جھوٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ سچ اختیار کرو کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ جب تک سچ بولتا ہے اور سچ کے لئے کوشش جاری رکھتا ہے (اسے) اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ فرمایا!

خبردار تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے بندہ جب لگاتار جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ میں کوشش جاری رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

سچ سے اللہ راضی ہو جاتا ہے نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جھوٹ اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے اس کا نتیجہ برے اعمال اور آخر دوزخ کی سزا۔

اس حدیث کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں سچ کو فروغ ملے اور

Marfat.com

جھوٹ کو قابل نفرت عادت جان کر اسے ترک کر دیا جائے۔

2- بد گمانی سے بچو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار بدگمانی سے بچو کیونکہ یہ ظن بہت جھوٹی بات ہے ظن یقین کے مقابلہ کی بات ہے انسان دلائل اور شواہد کی موجودگی میں بات پر پختہ یقین کر لیتا ہے اور کرنا بھی چاہئے لیکن اکثر اوقات اندازے لگانے اور گمان کرنے کے بعد ایک خیالی مضمون اپنے ذہن میں جما لیتا ہے اور یہ سوچنے کی کوشش نہیں کرتا کہ اس میں کوئی صداقت بھی ہے

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامیاب اور بے خطر زندگی گزارنے کے لئے ایک کلمہ سمجھایا ہے کہ کسی نامعلوم کیفیت کے لئے اندازے نہ لگاؤ کیونکہ یہ اندازے جھوٹے ہوتے ہیں اور مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ جھوٹ کو مانے اور جھوٹ کی اشاعت کرے۔

3- راستہ کے حقوق

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ان راستوں پر ہمیں مجبوراً بیٹھنا پڑتا ہے بعض اوقات وہاں بیٹھ کر صلاح و مشورہ کرنا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب تم نے اپنی مجبوری ظاہر کر دی ہے اور تمہارا بیٹھنا وہاں ضروری ہے تو راستہ کے حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ حق کونسے ہیں آپؐ نے فرمایا آنکھ بند کرنا تکلیف دینے والی چیز کو دور ہٹانا' سلام کا جواب دینا' نیکی کی بات بتانا' اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنا۔

Marfat.com

راستے سب لوگوں کی گزرگاہ ہوتے ہیں ان پر مجلس جما کر بیٹھنے سے بڑی تکلیفیں ہو سکتی ہیں اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا اشد ضرورت کے بغیر کسی بھی مسلمان کو راستہ پر نہیں بیٹھنا چاہئے البتہ اگر مجبوراً کسی ایسی جگہ مجلس لگانی پڑے تو اس مجلس میں مومنانہ وقار اور اسلامی ذمہ داری ملحوظ رہنی چاہئے۔ ہر آنے جانے والے کو دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا مسلمان سے بعید ہے بلکہ اسے اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہئے۔ 2- اپنی نشستیں ایسے طریقہ سے نہیں لگانی چاہئیں کہ آنے جانے والے کو تکلیف پہنچے اسی طرح کوئی اور چیز جو راستہ میں رکاوٹ بنے وہاں سے ہٹا دینی چاہئے۔ 3- لوگ گزرتے ہوئے سلام ضرور کہیں گے کیونکہ یہ مسلمان کا شعار اور خصوصی نشان ہے بیٹھنے والے سلام کا جواب ضرور دیں اور بہتر جواب دیں 4- لوگوں میں نیک باتوں کا چرچا کرنا اور بری باتوں سے روکنا ایک تبلیغی فریضہ ہے اور مسلمان فطری طور پر مبلغ پیدا ہوا ہے اس لئے جب ضرورت پڑے اس ذمہ داری کا احساس ضرور کیا جائے اور اس مجبوراً بیٹھنے کو اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنا لینا چاہئے۔

4- دین کی سمجھ اللہ کا بہت بڑا انعام ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جسے خیرو خوبی دینے کا ارادہ فرمائے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

بندہ پر اللہ کے اتنے احسان ہیں کہ انہیں گن نہیں سکتا ہر نعمت اپنی جگہ لاجواب ہے لیکن دین میں سمجھ کا عطیہ سب سے اعلیٰ اور قیمتی ہے۔ اس فقہ کی برکت سے دنیا میں ایک ایک نعمت کی قدردانی کی توفیق ملے گی۔

Marfat.com

5- حسن خلق اللہ کی میزان میں بہت وزنی

حضرت ابی الدراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں اللہ کے ترازو میں حسن خلق سے کوئی شے وزنی نہیں ہو گی۔ بندہ مومن ہر طرح کی خوبیاں رکھتا ہے یہ عقائد عبادات اور حسن معاملات میں بڑی بڑی خوبیوں سے مزین ہوتا ہے اس کی ہر کیفیت قابل قدر ہے اور ہر چیز کے بدلے اللہ کی بارگاہ سے انعامات ملیں گے۔

لیکن اس کے اعمال نامہ میں جو حسن اخلاق کی خوبیاں ہونگی ان کا مقام ہی کچھ اور ہے اچھے اخلاق والی خوبی اور نیکی سب اعمال سے وزنی ہو گی رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی آمد کی اصل غرض یہ بتائی تھی کہ مجھے میرے اللہ اخلاق کی تکمیل کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ نیز اللہ کریم نے اپنے پاکیزہ پیغمبر کی بہت سی خوبیاں قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں لیکن آپؐ کو صاحب خلق عظیم کہہ کر اللہ کریم کی آپ کی تعریف حد کمال تک پہنچا دی۔

اگر اسلام کی تبلیغ کے تمام ذرائع پر غور کیا جائے تو بھی خلق عظیم پہلے نمبر پر ہو گا۔ اسی لئے میزان خداوندی میں حسن خلق کو سب سے وزنی قرار دیا گیا ہے۔

6- حیا ایمان کا جز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔

حیا ایک ایسی خوبی ہے کہ اس کی موجودگی میں برائی سے اتنی شرمندگی لاحق ہوتی ہے کہ بندہ ڈوب مرتا ہے اسے برائی سے نفرت ہی نہیں اس

Marfat.com

کے قریب پہنچ کر باعزت واپسی اسی شرم سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ یہ ارشاد اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتا ہے کہ جب شرم ہی جاتی رہے تو جو جی چاہے کرتا رہ۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال فرما رہے تھے کہ آپ نے یہ بتایا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا تھی۔

حدیث میں حیاء کے کئی مقام اور کتنی ہی خوبیاں بیان ہوئی ہیں اللہ کریم اس قیمتی نعمت سے ہمیں نوازے۔

7- پرانے نبیوں کا ایک مقولہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں نے پہلے نبیوں کے واعظانہ کلمات سے جو کچھ پایا اس میں سے ایک کلمہ یہ بھی ہے کہ جب تو حیا نہیں کرتا تو جو جی چاہے کرتا رہ گویا یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ اسلامی ذمہ داریاں ادا کرنے والا شخص لازمی طور پر حیا کی خوبی سے مزین ہوگا اور اگر خدانخواستہ اس میں یہ جوہر نہیں تو اسے ہر برائی کی طرف قدم بڑھانے میں کوئی برائی محسوس نہیں ہوگی حیا کا پردہ ایک ایسی رکاوٹ ہے جو ہر غلط کام کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور مرد مومن کو برائی سے روک دیتا ہے لیکن اس پردہ کے اٹھ جانے کے بعد نہ اللہ سے شرم نہ رسول کا لحاظ اور نہ مسلم معاشرہ کی اسے پروا ہوتی ہے آخر من مانی کرکے حیا سے کنارہ کش بندہ نہ دین کا نہ دنیا کا

جس کو خدا سے شرم ہے وہ ہے بزرگ دین
دنیا کی جس کو شرم ہے مرد شریف ہے

Marfat.com

جس کو کسی کی شرم نہیں اس کو کیا کہوں
فطرت میں وہ ذیل ہے دل کا کثیف ہے

8- قوی مومن اللہ کو پسند ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کمزور مومن کی نسبت اللہ تعالیٰ کو قوی مومن زیادہ محبوب اور پیارا لگتا ہے

اور جان لو کہ ہر شے میں خیر ہے ہر اس شے کی حرص رکھو جس میں بہتری ہے اور جو تجھے فائدہ دینے والی ہے اللہ سے مدد مانگتے رہو اور عاجز بن کر نہ بیٹھے رہو اور اگر کوئی پریشانی آجائے تو یہ نہ کہو اگر میں یہ کر لیتا تو یہ ہوجاتا بلکہ کہو اللہ کو یہی منظور تھا اور جو کچھ اس نے چاہا وہ ہوگیا یہ جان لو کہ اگر یا کلمہ لو شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے

اس پاکیزہ ارشاد میں چند باتیں واضع کی گئی ہیں

1- کمزور مومن سے طاقت والا مومن افضل ہے وہ خود بھی نیک اعمال کر سکتا ہے اور اپنے بھائی بند اور دوست احباب کی بھی مدد کر سکتا ہے اس قوت سے جسمانی طاقت کے علاوہ مالی قوت بھی مراد لی جاسکتی ہے عہدہ اور اختیارات کی برتری بھی مقصود ہے

2- ہر شے کا ایک پہلو خیر والا بھی ہوتا ہے اس لئے خیر کی طلب اور اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے

3- اللہ کی مدد حاصل کرنا اور مشکلات پر قابو پانا بہت اہم ہے عاجز بن کر بیٹھے رہنا جائز نہیں

4- کوئی مصیبت آجائے تو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کو ایسے ہی منظور تھا یہ کہتے پھرنا کہ اگر یہ اگر مگر شیطانی کام ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت بھول جاتی ہے

Marfat.com

5- ہر کام اللہ کی تقدیر سے مکمل ہوتا ہے اسی پر بھروسہ ضروری ہے اور اسی سے مدد مانگنی چاہئے۔

9- تواضع اور عاجزی اختیار کرنے کا حکم

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ آپس میں تواضع اور عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے۔ اخلاقیات کا یہ عظیم مسئلہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھایا ہے اسلامی معاشرہ جس کی بنیاد مساوات پر ہے اس کا تقاضہ ہی یہ ہے کہ سب کو آپس میں مل جل کر پیار و محبت سے رہنا چاہئے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ ہر شخص دوسرے سے اپنے آپ کو عاجز جانے جونہی فخر و غرور ذہن میں آئے گا دوسرے سے نفرت اور جدائی کا ماحول بننا شروع ہو جائے گا اور اسلامی بنیاد ہل جائے گی۔

رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرز عمل اس سلسلہ میں مثالی تھا باوجویکہ آپ سرور عالم اور سید المرسلین تھے آپ کسی کو ادنے یا کمزور تصور نہ فرماتے تھے بلکہ سب کو پیار اور محبت سے الگ الگ عزت والے مقامات عطا کر کے نمایاں حیثیت دیا کرتے تھے اسی محبت کا نتیجہ تھا۔ کہ لوگ آپ کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے اور آپ کے ہاں سے جانے اور علیحدہ ہونے کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

10- غائبانہ طور پر مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت

حضرت ابی الدراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی

Marfat.com

میں اس کی عزت کی حفاظت کے لئے کوشش کرے اور الزامات سے اسے بچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کے چہرے کو آگ سے محفوظ فرمائے گا۔

ہر انسان میں کوئی نہ کوئی کمی یا غلطی ضرور ہوتی ہے اگر کسی جگہ ایک مسلمان کی یہ کمزوری بیان ہو رہی ہو اور اسے اس وجہ سے بدنامی مل رہی ہو تو جو شخص اس کی عدم موجودگی میں اس اعتراض کا جواب مہیا کرے یا اس کمزوری کا اچھا پہلو بتا کر اسے اس مجلس میں باوقار بنائے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

یہ قانون اتنا پیارا ہے اور مسلم معاشرہ کی بہتری کا ایسا عمدہ اصول ہے کہ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے تھوڑی ہے زمانہ میں رواج یہ ہے کہ جونہی کوئی شخص غیر حاضر ہوا اس کی بے شمار برائیوں کے تذکرے شروع ہو گئے غیبت اور چغلی کے باوجود اسے مجلس کی رونق تصور کیا گیا جی بھر کے بدنامی کے بعد بھی توبہ کی توفیق نہ ہوئی اس کے برعکس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا عمدہ طریقہ بتایا کہ جس سے لوگوں کی ذلت و بدنامی کی بجائے عزت و عظمت کا ماحول میسر آیا اور مجلس میں شرافت کی خوبی نے اپنا اچھا رنگ دکھایا ایسا کام کرنے والے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے دوزخ کی آگ سے خلاصی ملنی چاہیے۔

کتنا اچھا ہو کہ ہم ایسے پاکیزہ ارشادات کی ٹھنڈک حاصل کر کے دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

11- صدقہ 'عفو' اور تواضع کے فائدے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی اور جب کوئی شخص عفو و درگزر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کی عزت بڑھا دیتا

Marfat.com

ہے اور جب کوئی شخص اللہ کی رضا کی خاطر عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بڑھا دیتا ہے۔

انسان کی مادی سوچ نے ایسے ایسے بہانے سکھائے ہیں کہ بندہ ہر وقت جعلی عزت اور مصنوعی آرام کا لحاظ رکھتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور کیجئے۔ اور پیشگی حفاظت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیجئے مال میں صدقہ دینے سے بظاہر کمی نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کی ضمانت' خطرناک بیماریوں اور حادثوں سے بچاؤ دوست احباب و اہل و عیال کی طرف سے مال ضائع ہونے کے خطرے غرض ایسے بہت سے ذرائع ہیں جن میں یہ مال برباد ہو سکتا ہے لیکن صدقہ دینے سے ایسے سارے خطرے ٹل جاتے ہیں اور مال کا اصل مالک اللہ تعالیٰ اس میں ایسے طریقہ سے برکت عطا فرماتا ہے کہ انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح معافی سے عزت بڑھتی ہے اور تواضع سے رفعت نصیب ہوتی ہے تجربات اس پر گواہ ہیں جہاں نامی گرامی بادشاہ مرمٹ گئے وہاں اللہ والوں کے تذکرے زبان زد عام و خاص ہوتے ہیں وجہ یہی ہے کہ اہل اللہ نے اپنی سوچ اللہ کے ماتحت کر دی اور اللہ نے ان کی شان بڑھا دی۔

12- سلامتی والی جنت اور پاکیزہ اعمال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو السلام علیکم کو پھیلاؤ' رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو' کھانا کھلاؤ' رات کو اٹھ کر نماز پڑھو' جبکہ لوگ سوتے ہوں اللہ کی جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام یہودی عالم تھے اور جوان تھے۔ ایک معزز

Marfat.com

یہودی قبیلہ کے پیشوا تھے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آپ نے سنا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاری کے مہمان بنے ہیں وہ لوگوں کی طرح آپ کو دیکھنے آئے آپ اس وقت لوگوں کو یہ ارشاد سنا رہے تھے۔ عبداللہ بن سلام نے بھی یہ الفاظ سنے فورا یقین آگیا کہ ایسے کلمات پیغمبر کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا 1- ایمان لائے اور اسلام میں عظیم مرتبہ حاصل کیا ان ہدایات میں کتنا نور اور کتنی رحمت ہے آپ بھی غور کیجیئے۔

1- آپس میں السلام علیکم کا رواج ڈالو ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا کتنا آسان اور اچھا کام ہے اس کی برکت سے مسلمانوں کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔

2- رشتہ داروں سے حسن سلوک اگر ہر شخص اپنے اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق پہنچانے اور حسن سلوک اور صلہ رحمی کا قانون اپنائے تو سارے جہان میں ایک دم خیر کی ہوا چلے۔ اور کوئی شخص بے سہارا نظر نہ آئے

3- کھانا کھلانا غرباء کو بھی اہل و عیال اور دوست احباب کو بھی اس خوبی کی برکت سے تو جہان میں ایثار و قربانی کے جذبات نمایاں ہوتے ہیں۔

4- راتوں کو دنیا سوئے آرام کرے یا فضول کاموں میں رات بسر کرے لیکن اللہ سے ڈرنے والا رات کی تاریکی میں جہاں اسے کوئی نہیں دیکھتا نہ ریا کاری کا شبہ نہ شہرت کا اندیشہ پس بندہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اپے رب سے عظیم انعامات پاتا ہے یہی وہ وقت ہے جب اللہ کی رحمتیں آسمان اول پہ آکر اس بندے کو اپنی خصوصیات سے نوازتی ہیں سب کی جزا بتا دی کہ اللہ کی جنت میں سلامتی سے بندہ داخل ہو جائے گا۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

13- دین خیر خواہی کا نام ہے۔

Marfat.com

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے اور یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ دہرائی کہ صحابہ نے پوچھا حضور کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ کے لئے اللہ کی کتاب کے لئے اور اللہ کے رسول کے لئے مسلمانوں کے امام کے لئے' اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

اللہ سے خیرخواہی یہ ہے کہ صرف اس کی عبادت کی جائے اور ہر نفع اور نقصان کا اس سے واسطہ رکھا جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔

رسول سے خیرخواہی کا مطلب ہے کہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوئی کمی نہ رکھی جائے ان پر درود و سلام کثرت سے پڑھا جائے ان سے اور ان کے اطاعت گزار امیوں سے محبت کی جائے۔ مسلمان حکمرانوں اور اماموں سے محبت خیرخواہی یہ ہے کہ نیک کاموں میں ان کی اطاعت کی جائے۔ انہیں نیک مشورے دیئے جائیں ان سے تعاون کیا جائے عام مسلمانوں سے خیر خواہی یہ ہے کہ انہیں نیک تعلیمات سے روشناس کرایا جائے نیکی اور اچھائی کے کاموں میں تعاون کیا جائے برائی سے روکا جائے۔ مسلمانوں میں باہمی ربط پیدا کیا جائے حتی کہ یہ ایک ملت واحدہ بن کر دنیا بھر میں مثالی جماعت بن سکے۔

14- تقویٰ اور حسن خلق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو چیزیں بندوں کو کثرت سے داخل کریں گے۔ وہ اللہ کا خوف اور حسن خلق میں

رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں دو خوبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جنت میں داخلہ اس کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ پہلی

Marfat.com

خوبی خوف خدا ہے اسے تقوی کہتے ہیں۔ اس سے نیک کام کرنے کی سعادت حاصل ہوگی اور ہر برائی سے نجات مل سکتی ہے

دوسری خوبی حسن خلق ہے یہ اللہ کریم کی عظیم نعمت ہے اور اسلام کا خلاصہ ہے اسی لئے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ نے اخلاق کی تکمیل کے لئے دنیا میں بھیجا ہے

یہ دونوں خوبیاں جسے نصیب ہوں وہ دنیا میں بھی مثالی شخصیت بن جاتا ہے اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت تو نبی اکرم کی طرف سے اسے مل رہی ہے

15- لوگوں میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا تم لوگوں میں اپنے مال کی بناء پر رسائی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ تمہارے لئے مقام حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کشادہ روئی اور حسن خلق سے لوگوں کو ملو عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جس کے پاس دولت زیادہ ہو وہ اپنے دوست زیادہ بنا سکتا ہے اور لوگ اس کے گرد زیادہ جمع ہوتے ہیں لیکن اول تو یہ کثرت سب کو نصیب نہیں اور نہ سارے لوگ یہ مال و دولت خرچ کرنے کے عادی ہیں اس فرمان کے ذریعہ ایک سادہ دل نشین اور بے قیمت طریقہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگوں سے جب ملاقات کرو مسکراتے چہرے اور کھلے انداز سے ملو اپنی ملاقات میں حسن خلق کا مظاہرہ کرو اس خوبی سے لوگ تمہارے گرویدہ اور عاشق بن جائیں گے دولت اور اس کے دلدادہ عارضی دوست ہیں نہ مال پائیدار ساتھی ہے اور نہ مال سے محبت کرنے والوں میں وفا ہے۔ یہ حسن خلق کا ہی کمال ہو گا کہ لوگ محبت کریں گے۔

آیئے اس مفت کے نسخہ کو آزما کر ہم امن و عافیت کی نعمت سے حصہ پالیں۔

Marfat.com

مہربان پیغمبر کی ہدایات

16- مومن اپنے مومن بھائی کا آئینہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے آئینہ ہے یہ مثال ایسی پاکیزہ اور عمدہ ہے کہ اسے خطابت کا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ جس طرح آئینہ اپنے دیکھنے والے کی خوبیاں اور کمالات پوری کی پوری واضح کر دیتا ہے اسی طرح مومن اپنے مومن بھائی کے اوصاف بیان کر دیتا ہے جیسے شیشہ اپنے مقابل کے عیوب دیکھتا ہے اور خاموشی سے صرف دیکھنے والے تک بات پہنچاتا ہے اسی طرح مومن شور مچائے بغیر اپنے بھائی کو کمزریوں سے مطلع کر دیتا ہے۔ آئینہ اصلی بات ہی تک اکتفا کرتا ہے اس میں کمی بیشی ہرگز نہیں کرتا اس طرح مومن بھائی اپنے بھائی میں کمی اور زیادتی کی جرات نہیں کرتا۔ غرض وہ خوبیوں کی عزت افزائی کرتا ہے اور خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے لیکن بے ادبی نہیں کرتا یہی طرز عمل ایک مومن کا مومن سے ہونا چاہئے۔

17- لوگوں سے ملنے جلنے والا ایماندار افضل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مومن جو لوگوں سے میل جول رکھے اور لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرے وہ بہتر ہے اس مومن سے جو لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دے اور لوگوں کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے۔

اسلام ایک زندہ مذہب ہے یہ اپنے ماننے والوں کو حسن معاشرت کی تعلیم دیتا ہے اسے اپنے ماں باپ رشتہ دار، دوست احباب اور اڑوس پڑوس کے لوگوں سے تعلقات بنانے کا حکم دیتا ہے اسے معاشرتی زندگی میں اگر کسی کی طرف سے

Marfat.com

تکلیف پہنچے تو اسے صبر کیساتھ برداشت کرنے کا حکم دیتا ہے ایسے مسلمان کی تعریف زبان رسالت سے بیان ہو رہی ہے۔ اور وہ مسلمان جو تنہائی پسند ہے لوگوں سے میل ملاقات نہ رکھے۔ نہ کسی سے ملے اور نہ کسی سے تکلیف پائے اور نہ صبر کرے اسے اچھا نہیں سمجھا گیا لوگوں میں رہنا ملنا جلنا اپنے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا اور دوسروں کی تکلیف دو باتوں کو صبر سے برداشت کرنا اصل جوانمردی ہے۔

18- حسن خلق کے لئے دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اے اللہ جیسے تو نے مجھے خوبصورت شکل عطا فرمائی ایسے ہی مجھے اچھا خلق بھی عطا فرما۔"

یہ ایک پکی اور سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورت بنایا ہے اور اپنا تعارف یوں کرایا ہے کہ اللہ احسن الخالقین ہے کہیں ارشاد ہوا صورکم فاحسن صورکم ○ اللہ نے تمہارے تصویر بنائی اور نہایت خوبصورت بنائی پھر صاحب دعا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کہ جس کا جہاں بھر میں جواب ہی نہیں۔

اس اعتراف حقیقت کے بعد اللہ سے یہ دعا کتنی عظیم اور جامع دعا ہے کہ اے اللہ جیسے تو نے میری صورت بہت عمدہ بنائی ہے میری سیرت اور میرے اخلاق بھی اعلیٰ بنا اچھے اور خوبصورت چہرے سے اچھے اخلاق کا اظہار اچھی بات ہے اللہ کریم اپنے پیغمبر کی یہ دعا ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے اور ہمیں اچھے اخلاق کی سعادت عطا فرمائے۔

باب الذکر والدعا

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی یوں فرماتا ہے۔

میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے ہلتے ہوں۔

اللہ کی یاد ایک عظیم عبادت ہے یہ ذکر کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے یہاں اس ذکر کا بیان ہے جو ہونٹوں کے ہلنے سے ہوتا ہے اور اس کی قدروقیمت کا اندازہ کیسے ہو سکے گا کہ اسے اللہ کریم اپنی معیت اور ساتھ سے اسے تعبیر کرتے ہیں کتنا خوش نصیب ہے بندہ جس کا رب ذکر کی وجہ سے اس کے ساتھ ہو۔

2-اللہ کا ذکر ذریعہ نجات ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اللہ کے ذکر کے انسان کا کوئی عمل بھی اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا نہیں۔

مطلب صاف اور واضح ہے کہ اللہ کی یاد ایک ایسا عمل ہے جس کی بنا پر اللہ تعالی بندوں کو عذاب سے بچالیتا ہے اس لئے بھی کہ جب اللہ یاد ہو گا تو گناہ کیسے ہو گا اور اس طرح بھی عذاب سے نجات ضرور مل جائے گی۔

3- مجلس ذکر کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم ایک مجلس میں بیٹھ کر اسکا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ ایسے بندوں کو اپنے مقرب فرشتوں میں یاد فرماتے ہیں۔

ذکر الہی کی عظمت کا اندازہ کیجیے کہ ایسی مجلس میں فرشتے آتے ہیں اللہ کی

Marfat.com

رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان لوگوں کا تذکرہ اپنے فرشتوں میں کرتے ہیں اللہ کو یاد کرنے کے یہ عظیم صلے کتنے قابل عزت ہیں۔

4- بے ذکر اور بے درود مجلس باعث حسرت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور وہ نہ اللہ کا ذکر کرے اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے حسرت اور افسوس کا سبب بنے گی۔

یہ حسرتناک انجام دیکھنے سے پہلے آج کی فرصت میں ہی فیصلہ کرلینا چاہئے کہ ہم اپنی کسی بھی مجلس کو اللہ کے ذکر سے خالی نہ رکھیں گے اور نہ محسن اعظم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے بخل برتیں گے دنیا کی باتیں سیاست کے جھگڑے اور شرم و حیاء سے بیگانے ڈراموں میں وقت ضائع کرنے کے نقصانات دنیا میں بھی رونما ہو رہے ہیں آخرت کے فیصلے تو وہی پیغمبر سنا سکتا ہے جسے اس دن کے معاملات کی کبر اللہ علیم و خبیر نے دے رکھی ہے وہاں کی حسرت سے بچانے کے لئے عظیم ہادی نے تنبیہ کردی ہے اللہ اس پر یقین عطا کر کے سوچ اور فکر کی ہمت عطا فرمائے۔

5- ایک آسان قیمتی وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ وظیفہ پڑھے۔ اسے اللہ تعالی اتنا ثواب دیتا ہے کہ جتنا چار غلام آزاد کرنے سے ملتا ہے اور غلام بھی حضرت اسماعیلؑ کے خاندان کے ہوں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

Marfat.com

ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسکی ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

6- سبحان اللہ و بحمدہ سو مرتبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سبحان اللہ و بحمدہ سو مرتبہ پڑھے اللہ تعالی اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

7- چار کلمے بہت وزنی

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بہت دیر تک وظیفہ میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے تیرے بعد چار کلمے کہے اگر ان کا وزن کیا جائے تو تیرے کلمات کے وزن سے زیادہ ہو گا۔ کلمات یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ یہ ہے کہ اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اتنی حمد و ثنا جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو جو اس کی رضا کے مطابق ہو' جو اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو جو اس کے کلمات کو لکھنے والی سیاہی کے موافق ہو۔

8- الباقیات الصالحات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الباقیات الصالحات ہمیشہ قائم رہنے والی نیکیاں یہ ہیں۔

Marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ پاک ہے اللہ سب سے بڑا ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ کے سوا کہیں سے نہیں ملتی۔

9-چار محبوب کلمے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کلمے اللہ کریم کو بہت محبوب ہیں ان کی ترتیب میں جیسے چاہو آگے پیچھے کرلو کسی قسم کا ڈر اور خطرہ نہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

10-جنت کا ایک خزانہ

حضرت ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عبداللہ بن قیس میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا پتہ بتاؤں اور پھر آپ نے بتایا وہ ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ

ترجمہ۔ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کے سوا کسی سے نہیں ملتی اللہ کی بارگاہ کے سوا کہیں بھی کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا۔

11-دعا ہی اصل عبادت ہے

Marfat.com

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے۔
جب مادی سہارے دور دور تک دکھائی نہ دیں دکھوں اور پریشانیوں کا ستایا ہوا انسان کہیں امن و عافیت کی امید نہ رکھے تو مالک کا دروازہ اس کے لئے سلامتی کا پیغام بن کر کھلتا ہے بندہ اپنی عرض پیش کرنے کے بعد محسوس کرتا ہے کہ ایک خفیہ طاقت نے اسے سہارا دیا ہے اسے تسکین حاصل ہوتی ہے پھر یہ تعلق جتنا بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی اسے حوصلہ ملتا ہے دعا کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتیں پیش نظر رہیں۔
1- دعا چونکہ اصل عبادت ہے اس لئے اپنی مشکلات میں اللہ ہی کو پکارا جائے۔
2- امید کامل رکھی جائے کہ میرے رب نے میری فریاد سن لی ہے۔
3- یہ ایمان ہو کہ اللہ کے خزانہ میں میری مطلوبہ شے موجود ہے اور میرا مالک میری درخواست پر مجھے یہ نعمت عطا فرمائے گا یا میری پریشانی ضرور دور کرے گا۔
4- قبولیت دعا کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ فی الفور وہ فی کام ویسے ہی ہو جائے جیسے دعا میں کہا گیا ہے۔
5- دعا درخواست ہے حکم نہیں درخواست مناسب ہو تو فوراً قبول ہو سکتی ہے۔
6- یہ بھی ہوتا ہے کہ اس درخواست پر اس سے کوئی بڑی مصیبت ٹل جائے۔
7- اسے بڑے انعام سے نوازا جائے یا آخرت کے توشہ میں اس درخواست کو جمع کر دیا جائے۔
8- بندہ مالک کے حضور دعا سے کبھی دل برداشتہ نہ ہو اس لئے کہ اس در کے سوا اور کہیں سے خیر نہیں ملے گی۔

12- دعا عبادت کا مغز ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کا فرمان ہے "دعا عبادت کا مغز ہے۔"
ظاہر ہے کہ مغز ہی اصل شے ہوتی ہے چھلکا حفاظت کے لئے ہوتا ہے گو اسے بھی بے فائدہ یا بے مقصد نہیں کہا جا سکتا آپ نماز پڑھتے ہیں اس میں قیام رکوع، سجود وغیرہ مختلف قسم کی ہیئت بدلتے ہیں یہ ارکان اپنی جگہ ضروری ہیں لیکن اس میں اصل عبادت وہ دعائیں ہیں جو ان حالات میں آپ پڑھتے ہیں۔

13-دعا اللہ کو سب اعمال سے زیادہ پیاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے سب سے پیاری شے دعا ہے۔
بندہ اپنی زندگی میں اللہ کو راضی کرنے کے لئے بڑے کام کرتا ہے اور ہر کام کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے یہ اس رضا کی خاطر بڑے بڑے مجاہدے کرتا ہے۔
بڑی بڑی قربانیاں دیتا ہے لیکن اللہ کو ان سب چیزوں میں سے زیادہ پیاری حالت دعا کی کیفیت ہوتی ہے۔

14-دعا کی قبولیت کا ایک وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان جو وقفہ ہے اس میں مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوگی۔ آذان کے بعد کی مسنون دعا تو آپ کریں گے ہی اس کے بعد جو وقفہ آپ کو حاصل ہے اس میں اپنی دعائیں اپنے رب کے حضور پیش کیجئے اور اس یقین سے کیجئے کہ یہ ضرور قبول ہونگی۔ ضروری نہیں کہ آپ ہاتھ اٹھا کر ہی دعا کریں دعا کی مختلف کیفیتیں جاری رہنی چاہئے کہیں ہاتھ اٹھا کر کہیں چپکے چپکے اس اطلاع کے بعد اذان اور اقامت کے وقفہ کو فضول باتوں میں ضائع

Marfat.com

کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ یا وقت ہو گیا وقت ہو گیا کی رٹ نہیں لگنی چاہئے یہ تو قبولیت کی گھڑی ہے اگر کسی وجہ سے لمبی ہو گئی تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اسے اپنے اوپر بوجھ نہیں بنانا چاہئے۔

15-اللہ اپنے بندے سے شرم کھاتا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً تمہارا رب زندہ ہے کریم اور سخی ہے وہ اپنے بندے سے شرم کھاتا ہے کہ جب میرے بندے نے اپنے ہاتھ میری بارگاہ میں اٹھائے تو میں انہیں خالی واپس بھیج دوں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی رحمت اور بندے سے محبت کا کیسا خوبصورت نقشہ ذہن نشین کرایا ہے جس طرح کوئی سخی پسند نہیں کرتا کہ اس سے ہاں سے سائل خالی واپس جائے اسی طرح اللہ کریم اپنے دربار سے بندے کو خالی پھرانا پسند نہیں کرتا پھر حی زندہ اور کریم سخی جیسی دو صفات بیان کر کے اللہ کی عظمت اور محبت کو مزید اجاگر فرمایا ہے اللہ کریم ہمیں اپنے مقدس دربار سے مانگنے کی اور احسن طریق سے مانگنے کی سعادت عطا فرمائے۔

16-دعا مانگنے کا ایک طریقہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتے تھے تو فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرا کرتے تھے۔

دعا کا یہ طریقہ اس بات کا شاہد ہے کہ آپ نے اللہ کریم کی رحمتیں جو ہاتھوں میں لی تھیں سب سے بڑے برکت والے حصے منہ پر پھیر کر اپنے مالک کے احسانات کی قدر دانی اور شکر گزاری کا اظہار کیا ہے۔

17-درود شریف کی عظمت

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب وہ ہو گا جو لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہو گا۔

درود رحمت بھری دعا ہے کہ بندہ اپنی عاجزی کا اظہار کر کے اپنے رب سے عرض کرتا ہے کہ میری زبان اور میری دعا تو اس قابل نہیں کہ میں اپنی سرکار کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کر سکوں۔ میں تجھی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو اس پیغمبر کی شان کے مطابق اسے اپنی رحمتوں سے نواز' درود شریف ایک امتی کی فرمانبرداری کی پہچان ہے اس کی احسان مندی کا ایک پاکیزہ جذبہ الفت محبت کی ایک دلیل ہے۔ پیغمبر عظمت کا اعتراف ہے اسی لئے ایک صحابی کو یہ تک فرما دیا تھا کہ اگر وظائف کا سارا وقت درود شریف میں صرف کرو تو بہتر ہے۔

خوش نصیب ہے وہ امتی جسے اس تحفہ سے محبت ہے سو مرتبہ صبح سو مرتبہ رات یہ وظیفہ ادا کرنا اور اس کا معمول بنا لینا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

قیامت کے دربار رسالت میں ضرب وہ نعمت ہے جس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کریم غفلت سے بچا کر اپنے نبی رحمت کے حضور درد کا تحفہ بھیجنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اس وظیفہ کے بے شمار فوائد ہیں۔

1- اللہ کریم نے اسے ایمانداروں کے لئے فرض قرار دیا ہے اس کی ادائیگی انتہا کی ضروری ہے۔

2- ایک مرتبہ درود پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

3- جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت کی بارش برساتا ہے۔

4- جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ اس پر عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

5- درود شریف سے قیامت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب میسر آئے گا۔

Marfat.com

6- جمعہ کا دن افضل ایام ہے اس میں پڑھا ہوا درود دربار رسالت میں پیش ہوتا ہے۔

7- وہ شخص بدبخت ہے جسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق نہ ملے ایسے شخص کی شفاعت کیسے ہو سکے گی یہ شخص بخیل ہے۔

8- درود شریف کے ساتھ مانگی ہوئی دعا انشاء اللہ ضرور قبول ہو گی۔

18- سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ اپنے رب سے استغفار کے لئے یوں دعا مانگے اسے سب سے اعلیٰ استغفار کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ. فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ۔ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی ہمت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں میں اپنے کاموں کے شر سے بچنے کے لئے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں ان نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھے دیں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

اس وظیفہ کو پڑھنا اور معانی پر غور کر کے پڑھنا اصلاح احوال کے لئے بہت مفید ہے۔ اس میں اپنی بندگی کا اقرار اللہ کی عظمت کا تصور انعامات کی احسان مندی

Marfat.com

ہمت کے مطابق اطاعت کا اظہار۔ گناہوں سے بچنے کا جذبہ۔ اور اللہ کی رحمت اور بخشش کا اعتراف بہت پاکیزہ جذبات ہیں اور پھر یہ اعلان کہ تیرے سوا یہ مغفرت کسی سے نہیں مل سکتی

توحید کا بھرپور اقرار ہے اللہ کریم اس پاکیزہ وظیفہ کی برکات سے فائدہ دے

صبح و شام کی مسنون دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شام ہر صبح ان کلمات سے دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی دِیْنِی وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

(ترجمہ) اے اللہ میں اپنے دین اور اپنی دنیا میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں اے اللہ تو میری کمزوریاں ڈھانپ لے اور مجھے ڈرنے والی چیزوں سے امن دے۔ اے اللہ تو میری حفاظت فرما سامنے سے پیچھے سے دائیں سے اور بائیں سے اوپر سے نیچے سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچک نہ لیا جاؤں ظاہر ہے کہ جب بندہ اپنے آپ کو اپنے رب کے سپرد کر دے اور پھر دعا میں ایسے الفاظ عرض کرے کہ آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے سے تو میری حفاظت فرما تو اس کا مالک اسے ہر قسم کی تکالیف سے بچا لے گا اور امن و عافیت سے نوازے گا۔

چار چیزوں سے اللہ کی پناہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

Marfat.com

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ تو اپنی نعمتوں سے مجھے زوال نہ دے

میرے لئے اپنی عافیت کو تبدیل نہ فرما

اپنی ناراضگی کا بدلہ جلدی سے نہ لے

اور ہر قسم کے عذاب اور سختی سے مجھے محفوظ فرما۔

یہ ایک عظیم دعا ہے اس میں اللہ کریم کی نعمتوں کی بحالی اور پائیداری امن و عافیت کی بقا انتقامی فوری کاروائی سے اور ہر قسم کے عذاب سے بچنے کی دعا بڑی دلسوزی سے سکھائی گئی ہے ایسی دعاوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ بندگی کی حالت سے تجاوز نہیں کرتا اور اسے نیکی کی توفیق ملتی ہے۔

تین برائیوں سے بچنے کے لئے دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں قرضے کے غلبے سے دشمنوں کے غلبے سے اور دشمنوں کی ایسی خوشی سے جو میرے نقصان پر انہیں ہو ان سب کاموں سے بچنے کے لئے تیری پناہ لیتا ہوں

اس حدیث شریف میں تین پریشانیوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے

1- قرضہ ایک ایسی پریشانی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے بھی شرمندگی ہوتی ہے اور اللہ کے حضور بھی حاضری یک سوئی سے نصیب نہیں ہوتی جب اس کا غلبہ ہو جائے تو پریشانی مزید بڑھ جاتی

2- دشمنوں کا غلبہ بھی نا قابل برداشت ہے دشمن ہمیشہ ایسی چالیں چلتا ہے جس کی وجہ سے اطمینان قلب جاتا رہتا ہے

3- شماتت اعداد سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کا نقصان ہو جائے دشمنوں کو خبر ہو

Marfat.com

تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور کسی کو خوشی سے اور کسی کو بظاہر افسوس سے یہ خبر سناتے ہیں کہ فلاں شخص کے ساتھ یہ مسئلہ پیش آیا مقصد یہی ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسے دکھ پہنچایا جائے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو نفسیات انسانی کے عظیم ماہر ہیں ان پریشانیوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اور اپنی امت کو بھی ایسی دعا کی تعلیم دیتے ہیں

22-اسم اعظم۔ مقبول دعا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ وظیفہ پڑھتے ہوئے سنا ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیرا ہی سوالی ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو یکتا ہے اور بے نیاز ہے نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیری اولاد ہے اور تیرے مقابل اور ہمسر کوئی نہیں

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ بات سنی تو فرمایا کہ تو نے اپنے اللہ سے ایسے نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ اس نام سے جب بھی سوال کیا جائے مانا جاتا ہے اور جب بھی اس نام سے دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تعریفی کلمات یقیناً قابل قدر ہیں ایسی دعاؤں کی قبولیت میں کیا شک باقی رہے گی جب کہ اس کی اجابت کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں

23- صبح و شام کا ایک مسنون وظیفہ

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہوتی تو یہ وظیفہ پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ۔ اے اللہ آپ کی برکت سے ہم نے صبح کی اور آپ کی بدولت ہم نے شام کی آپ ہی کے ذریعہ ہم زندہ ہوئے اور آپ ہی کے حکم سے ہم مریں گے اور ہم نے لوٹ کر آپ ہی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو بھی یہی الفاظ دہراتے اور الیک النشور کی بجائے الیک المصیر پڑھتے ان الفاظ کی برکت سے صبح شام اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور اس کی یاد سے انسانی زندگی اچھے اثرات قبول کرتی ہے اپنی زندگی اور موت بیداری اور خواب اسی کے سپرد کر کے اللہ کی مکمل حاکمیت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور آخری بات اس کی بارگاہ میں حاضری کا یقین ایسا اعلان ہے کہ اس کے کہنے والا بے راہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسے ہر گھڑی نئی سے نئی نیکی کی توفیق ملتی رہے گی۔

24- رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے رہتے تھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ۔ اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے یہ مختصر مگر ایسی جامع دعا ہے کہ دنیا اور آخرت میں بہتری اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی یہ ایسے کمالات ہیں کہ

Marfat.com

اختصار کے ساتھ ایسے کلمات کی سعادت اسی عظیم پیغمبر کا حصہ ہو سکتی ہے جسے اللہ نے جوامع الکلم کی نعمت سے نوازا ہو یعنی الفاظ تھوڑے لیکن معانی اتنے کثیر کہ گویا کوزہ میں دریا بند ہے۔

25-ایک عظیم دعا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ۔ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ اے اللہ میری خطائیں معاف فرما میری نادانیاں اور میری زیادتیاں معاف فرما اور جو کچھ بھی تیرے علم میں ہے اے اللہ میں نے جو گناہ کوشش کیے یا ہنسی مذاق میں کئے وہ خطائیں جو اچانک ہوئیں یا جان بوجھ کر کیں یا جو بھی میری طرف سے ہوا سب معاف فرمادے۔

اے اللہ میرے وہ گناہ بھی معاف کردے جو میں نے آگے بھیجے اور وہ معاف کر دے جو پیچھے چھوڑے اور چھپ کر کئے یا اعلانیہ کئے اور وہ سارے بھی جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

26-ایک اور عظیم دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ

ترجمہ۔ اے اللہ میرے دین میں بہتری عطا فرما کہ وہ میرے کام میں عصمت اور آبرو کا سبب بنے اور میری دنیا بہتر فرما جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت بہتر فرما کہ میں نے اس میں لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر قسم کی نیکیوں سے اضافہ کا سبب بنا اور میری موت کو ہر قسم کی برائیوں سے بچا کر مجھے راحت نصیب فرما۔

اس حدیث میں دین کی بہتری عصمت و آبرو کی حفاظت دنیا کی خیر' آخرت کی بھلائی کا تذکرہ اور معاش کی خوبی کی طلب زندگی میں اضافہ نیکیوں کی کثرت موت کا احساس ایسے امور ہیں جن کی فکر مندی سے دنیا و آخرت کی بھلائی میسر آتی ہے۔

27-اچھے علم اور اضافہ و برکت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے ۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ

(ترجمہ) اے اللہ جو علم تو نے مجھے دیا ہے اس کا مجھے نفع عطا فرما اور مجھے ایسے

Marfat.com

علم دیجئے جو مزید نفع دینے والے ہوں ایسے علموں کا رزق عطا فرما جو مجھے نفع دیں
علم نافع وہی ہے جو سیدھی راہ دکھائے لوگوں کو ہدایت بخشے اور آخرت کا ذخیرہ ہے

سابقہ دعا ایک اضافہ کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوپر والی دعا کے ساتھ یہ اضافہ بھی کرتے تھے ۔ وَزِدْنِیْ عِلْماً ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ ۔

(ترجمہ) اے اللہ میرا علم زیادہ کر دے سب تعریفیں ہر حال میں اللہ کے لئے ہیں میں اہل دوزخ کے برے حالات سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ لیتا ہوں

حضرت عائشہ صدیقہ کو دعا کی تعلیم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا

Marfat.com

اے اللہ میں تجھ سے ہر خیر اور بھتری کی دعا کرتی ہوں وہ جلد ملنے والی
ہو یا دیر سے میں اسے جانتی ہوں یا وہ میرے علم میں نہ ہو اور میں تجھ سے پناہ
طلب کرتی ہوں ہر قسم کی برائی سے وہ جلدی ملنے والی ہو یا دیر سے وہ برائی
میرے علم میں ہو یا نہ ہو

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں ہر اس بھتری کے لئے جو تجھ سے تیرے
بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی اور میں تجھ سے پناہ چاہتی ہوں ہر اس برائی
سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی سے پناہ مانگی۔

اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور وہ باتیں اور عمل چاہتی ہوں جو مجھے
جنت کے قریب کردیں اور میں تیری پناہ لیتی ہوں دوزخ سے بچنے کے لئے اور
ان باتوں اور کاموں سے بھی جو دوزخ کے قریب کردیں اور میں تجھ سے سوال
کرتی ہوں کہ تو میری تقدیر کا ہر فیصلہ خیر سے فرمائے اندازہ کیجئے اس دعا کی
جامعیت کا

خیرو بھتری کی طلب شرو فساد سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ جنت کی طلب اور ہر
اس خوبی کا سوال جو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے مانگیں ہر شر سے
بچنے کے لئے انداز یہ کہ تیرے نبی جس سے پناہ مانگتے تھے جنت اور جنتی
اعمال سے محبت دوزخ اور اس کے برے اعمال سے گریز اور پھر خود ستائی اور
خود نمائی کی بجائے اللہ سے درخواست اور آخر میں ہر مقدر فیصلہ جس کا علم کسی
کو نہیں اس کے لئے اللہ سے بھتری کی دعا یہ سب کلمات عظیم پیغمبر کی فصاحت
وبلاخت کے ساتھ دلسوزی اور عبدیت کے انداز میں ایسا حسن اپنے اندر رکھتے
ہیں کہ جس کی مثال کہیں ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی سچی بات یہ ہے کہ اللہ کو
منانے کے لئے جو ڈھنگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آتا ہے تو کسی
اور کو کیسے آسکتا ہے خود اپنا معمول بھی یہی تھا اور جس کو دعا سکھائی جاتی تھی
اسے بھی یہ طریق سمجھایا جاتا تھا۔

اللہ اپنے پاکیزہ پیغمبر کی سکھائی ہوئی دعائیں پڑھنے اور یقین کے ساتھ انہیں پیش
کرنے کی توفیق عطا فرمائے دعاؤں کی افادیت سے نہ پہلے انکار کیا جاسکتا تھا نہ
اب۔

Marfat.com

لبیب

اللہ کے دو محبوب کلمے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ کو بہت پسند ہیں یہ دونوں کلمے پڑھنے میں آسان ہیں زبان پر ہلکے ہیں اللہ کی میزان اور ترازو میں بہت وزنی ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اللہ پاک ہے اپنی سب تعریفوں کے ساتھ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

کتنا خوش نصیب ہے وہ امتی جسے اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر یقین کی دولت ملی ہوئی ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لئے کتنے کتنے وظیفے اور مجاہدے کئے اور کرائے جاتے ہیں کیسی کیسی قوتیں بالکل ختم کرادی جاتی ہیں گھربار اہل وعیال سے فراغت کے بعد بھی منزل حاصل نہیں ہوتی اللہ کا لاکھوں سلام اس پاکیزہ پیغمبر پر جس نے آسان اور مختصر وظائف سے بڑے بڑے اجر اور انعامات اللہ کریم سے وصول کئے اور یقین سے ان پر عمل کرنے والوں کو ایسے ہی انعام و اکرام کا وعدہ دلایا ہے اللہ کریم ہمیں اپنے ذکر اور دعاؤں کی برکات سے دین ودنیا کی فلاح نصیب فرمائے۔

Marfat.com

نیکی کے راستے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیکی کے بہت سے ذریعے سمجھائے ہیں۔ اور آپؐ نے اپنی تعلیمات میں نیکی کو عام کرنے کے لئے اس کے بہت سے فوائد ذہن نشین کروائے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

نہایت اعلیٰ اعمال

۱۔ حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسے اعمال افضل ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان اور اللہ کے راستے میں جہاد۔ میں نے پوچھا کونسا غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے آپؐ نے فرمایا جو تمہیں بہت پسند ہو اور قیمت میں بہت اعلیٰ ہو۔ میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنے والے کی مدد کر دینا یا جو شخص کام نہیں جانتا اسے کام سمجھا دینا۔ میں نے پھر پوچھا کہ اگر میں ایسے کاموں سے کمزور ہوں اور میں خود کام نہ جانتا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ۔ یہ بھی تیری طرف سے ایک صدقہ ہے۔

کسی کو تکلیف نہ پہنچانا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں ایک بہت بڑی نیکی ہے۔

2- نیکی کے کچھ اور کام

حضرت ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضروری ہے کہ ہر صبح ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کیا جائے۔ پھر خود ہی اس کی وضاحت فرمائی کہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا

Marfat.com

صدقہ ہے' لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ اور برائی سے روکنا صدقہ ہے ان سب کے برابر چاشت کی دو رکعتیں ادا کر دینا صدقہ ہے۔

اچھے اور برے اعمال

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جناب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے ان بہترین اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی نقصان دہ چیز راستہ سے ہٹا دی جائے۔ اور برے اعمال جو مجھے دیکھائے گئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص مسجد میں ناک صاف کرے اور اسے مٹی سے وغیرہ سے چھپائے بھی نہ۔

راستہ سے نقصان دہ چیز مثلاً کانٹا' پتھر یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور آنے جانے والوں کے لئے راستہ صاف رکھنا حضور ﷺ کی نگاہ میں بہت پسندیدہ ہے۔ اور گندگی پھیلانا خاص طور پر مسجد میں حضور ﷺ کو بہت ناپسند ہے۔

4- امیروں اور غریبوں کے اعمال کا جائزہ

حضرت ابوذرؓ ہی یہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ امیر لوگ اجر میں ہم غریبوں سے بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ جیسی نمازیں ہم پڑھتے ہیں اور جس طرح روزے ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اپنا زائد مال صدقہ وغیرہ میں خرچ کر کے زیادہ نیکیاں کما سکتے ہیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں تمہیں ایک [illegible] تا ہوں جو تمہیں ان کے صدقہ کے برابر کر دے۔ تمہاری ہر [illegible] صدقہ ہے۔ تمہاری ہر تکبیر صدقہ ہے۔ تمہاری ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ ہے۔ ہر تہلیل (لا الہ الا

Marfat.com

کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ اور برائی سے رکنا صدقہ ہے۔ اور تمہارا اپنی بیوی سے ملاقات کرنا صدقہ ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ کیا نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں بھی ثواب ملے گا۔ ارشاد فرمایا اگر تم حرام طریقہ سے یہ خواہش پوری کرتے تو تمہیں اس پر لازما" گناہ ہوتا اسی طرح حلال کام کی بنا پر تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

5- نیکی کو حقیر نہ جانو

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی کسی نیکی کو حقیر نہ جانے خواہ صرف یہ نیکی ہو کہ اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملاقات کی جائے۔

6- ہر نئے دن میں نیکی کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ" سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جسم کے ہر ہر جوڑ کے بدلہ میں صدقہ ضروری ہے۔ جب بھی نئے دن کا سورج طلوع ہو پھر صدقہ کی وضاحت یوں فرمائی کہ دو آدمیوں میں عدل و انصاف کر دینا صدقہ ہے۔ کسی کو اس کی سواری پر سوار کرا دینا صدقہ ہے۔ کسی کا سامان اسے پکڑا دینا صدقہ ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنا صدقہ ہے۔ مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے' راستہ سے نقصان دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے 360 جوڑ ہیں۔ جب کوئی شخص اللہ اکبر کہے' الحمدہ اللہ کہے' لا الہ الا اللہ کہے' سبحان اللہ کہے' اور استغفراللہ کہے اس کے علاوہ جو راستہ میں سے پتھر' کانٹا' یا ہڈی وغیرہ دور کر دے یا نیکی کا حکم کرے اور برائی سے کاموں سے روکے اس نے یہ کام تین سو ساٹھ برابر کر لئے اس کا وہ دن ایسا ہو گا کہ اس

Marfat.com

نے آج کے دن اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔

7- جنت کی مہمانی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی مہمانی تیار کرواتا ہے جیسے کھانا' رزق 'اور مہمان کے لائق دوسری مناسب خدمات۔

8- کم قیمت ہدیہ بھی اللہ کو پسند ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مسلمان عوروتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اور اپنی پڑوسن کو ہدیہ بھیجنے میں نہ شرماؤ۔ خواہ وہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔

9- ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے ستر سے اوپر شعبے ہیں سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ راستہ سے خطرناک شے ہٹا دی جائے۔ اور یا ایمان کا ایک اہم شعبہ ہے۔

لا الہ الا اللہ کا اقرار اس لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہے کہ یہی ایمان کی بنیاد ہے اور اسی سے تمام نیکیاں کرنا آسان ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح نقصان دہ چیزوں کو ہٹانا یہ بھی نہایت ضروری اور اہم کام ہے۔ اور حیا تو انسان کا ایسا لباس ہے کہ جس کی بناء پر انسانیت کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں۔

10- کتے کو پانی پلانے والا جنتی

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص ایک راستہ پر جا رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی وہ ایک گہرے تلاب میں اترا اور اس نے بڑی محنت کے بعد پانی پیا جب وہ باہر آیا تو اس نے ایک پیاسا کتا دیکھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔ آدمی نے سوچا اسے بھی میری طرح سخت پیاس لگی ہے وہ دوبارہ اس گہرے تلاب میں اترا اور اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور اسے منہ سے پکڑ کر تالاب سے باہر آیا اور یہ پانی کتے کو پلایا۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

اللہ کریم نے اس گناہ گار مسافر کو بخش دیا۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا ہمیں بہایم اور چارپاؤں کی خدمت پر بھی اجر ملے گا۔ فرمایا ہاں جو بھی جگر رکھتے ہیں۔ ان کی خدمت پر اجر ضرور ملے گا۔

(ب) ایسی ہی ایک روایت بنی اسرائیل کی ایک بازاری عورت کے بارے میں بھی ہے۔ جس نے کتے کو پانی پلایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کی وجہ سے اسے توبہ کی توفیق دی اور آئندہ نیک زندگی کی بناء پر اسے بخشش عطا فرمائی۔

11-ایک جنتی کا نیک کام

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے سے ٹہلتے ہوئے دیکھا جب اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے تجھے یہ اعلیٰ مقام ملا تو بتایا گیا کہ اس شخص نے عام گزر گاہ سے ایک درخت یا اس کی کانٹوں والی ٹہنی کاٹ دی جس سے مسافر آسانی سے سفر جاری رکھ سکے اللہ تعالیٰ کو اسکا یہ عمل بہت پسند آیا۔

12- نماز جمعہ کی فضیلت

Marfat.com

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر جمعہ کے لئے جائے غور سے خطبہ سنے اور انتہائی خاموشی سے بیٹھے اللہ تعالیٰ اس شخص کے پچھلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بلکہ تین دن سے اور بھی لیکن جو شخص کنکریوں سے کھیلتا ہی رہے اس نے اپنا وقت ضائع کر لیا۔ اور اسے کسی قسم کا اجر نہیں ملے گا۔

13- وضو کی خوبی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مومن یا مسلم وضو کرے وہ اپنا منہ دھوئے تو اسکے چہرے اور اس کی نظر سے ہونے والے گناہ پانی کے ساتھ ساتھ آخری قطرہ بہنے تک دھل جاتے ہیں۔ اسی طرح جب اس نے دونوں ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں کی کوئی بھی غلطی جو گناہ کے طور پر ہوئی ہو۔ وہ پانی کے ساتھ ہی دھل جاتی ہے۔ ایسے ہی اس کے پاؤں گویا وضو کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بھی پاک کر دیتا ہے۔

14- معافی کے لئے کبیرہ گناہوں سے بچنا

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک' رمضان سے رمضان تک سب کفارے بن جاتے ہیں بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے۔

کبیرہ گناہوں سے مراد بڑے بڑے گناہ بھی ہیں جیسے شرک' ماں باپ کی نافرمانی' شراب نوشی وغیرہ لیکن کبیرہ گناہوں کی یہ تعریف بہت آسان ہے کہ ہر چھوٹے سے چھوٹا گناہ جو جان بوجھ کر کیا جائے کبیرہ بن جاتا ہے۔

15- اصلی پناہ گاہ

Marfat.com

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کاموں کی خبر دوں جو تمہارے گناہوں کو مٹا دے اور تمہارے درجات کو بڑھا دے لوگوں نے عرض کیا کہ حضورؐ ضرور بتایئے ارشاد فرمایا کہ وضو نہایت احتیاط سے کرنا جب وہ وجہ سے ناگوار ہو۔ اور زیادہ فاصلہ طے کر کے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز تک کا انتظار کرنا۔ یہ اصل رباط ہے۔ یعنی ایسی پناہ گاہ ہے جس میں آنے کے بعد کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔

16- دو ٹھنڈی نمازیں

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہیں۔

17- مسافر اور مریض کو پورا اجر

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی صحابی حضورؐ کا یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کی وجہ سے اسے اپنے معمولات میں اسے کچھ کمی کرنی پڑے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی اجر عطا فرمائے گا جو مقیم ہونے کی حیثیت سے یا صحیح ہونے کی حالت میں ملا کرتا تھا۔

18- ہر نیکی صدقہ

حضرت جابرؓ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ کل معروف صدق/ ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔

19- درخت لگانا

Marfat.com

جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد حضرت جابرؓ یوں بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان درخت لگائے اس سے جو کوئی بھی پھل کھائے گا وہ اس درخت لگانے والے کے حق میں صدقہ ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی اس میں سے چوری کرے تو بھی اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کوئی فصل بوئے اس میں سے کوئی کھائے یا جانور اور چارپائے اس کے کسی حصے کو استعمال کریں یا کوئی شخص چوری کرے تو اس فصل بونے والے کو اللہ تعالیٰ صدقے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ یہ روایت حضرت انسؓ نے بھی اسی مضمون کی بیان فرمائی ہے۔

20- باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ قبیلہ کے لوگوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ہمارے گھر مسجد سے زیادہ دور ہیں ہم پورے کا پورا قبیلہ مسجد کے نزدیک آ کر آباد ہو جائیں یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے ایسے ارادہ کے بارے میں خبر سنی ہے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اے بنو سلمہ تم اپنے گھروں میں ہی قیام رکھو۔ تمہارا بار بار لمبا سفر کر کے مسجد میں آنا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ تمہارے قدم قدم پر نیکیاں تمہیں ملتیں رہیں گیں۔ اپنے گھروں میں ہی رہو اور وہی سے نماز پڑھنے کے لئے آیا کرو۔ یہی تمہارے لئے زیادہ ثواب کا سبب ہے۔

21- مسجد میں پیدل آنا

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی مسجد سے دور رہائش پزیر تھا اور کسی نماز میں بھی وہ غیر حاضر وہ غیر حاضر نہیں ہوا کرتا تھا۔ اسے کسی نے مشورہ دیا کہ تم ایک سواری خرید لو تاکہ تم اس پر سوار ہو کر

Marfat.com

ری اور اندھیرے میں آسانی سے مسجد میں پہنچ سکو۔ اس نے جواب دیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پیدل آنے کی وجہ سے قدم قدم پر مجھے زیادہ ثواب ملے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ سب کام تیرے حق میں بہتر جمع کرے گا۔

مسلمانوں کے پانچ حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار پرسی کرنا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب

(۱) سلام کا جواب

سلام اسلام کا خصوصی نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! جب تم اپنے گھروں میں جاؤ یا اپنے واقف کار لوگوں کے ہاں جاؤ تو سب سے پہلے انہیں سلام کہو۔

(ب) جب تمہیں کوئی شخص سلام کہے تو تم اسکا جواب اس سے بہتر دو یا کم از کم ویسا جواب ضرور لوٹا دو۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے اس بنیادی حق کی ادائیگی کے لئے مختلف طریقہ سے اس نیک کام کی ترغیب دلائی ہے۔

ا۔ بہتر اسلام حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام زیادہ بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کسی کو کھانا کھلانا اور سلام کہنا خواہ وہ شخص واقف ہو یا ناواقف۔

Marfat.com

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ان میں سے ایک السلام علیکم کا پھیلانا بھی ہے۔

۳۔ آپس میں محبت کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے۔ جب تک ایمان نہ لاؤ اور تمہارا ایمان مکمل نہیں ہو گا جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسا کام بتاؤں کہ جب تم وہ کر لو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو گی۔ فرمایا آپس میں السلام علیکم کو رواج دو اور اسے خوب پھیلاؤ۔

۴۔ جنت میں داخلہ

عبد اللہ بن سلام جو ایک یہودی عالم تھے انہیں خبر ملی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں مقیم ہیں وہ بھی لوگوں کی طرح آپ کی زیارت کے لئے آئے۔ اس وقت حضور فرما رہے تھے اے لوگو آپس میں السلام علیکم خوب پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اور رات کو اٹھ کر نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اللہ کی جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ عبد اللہ آپ کا یہ واضح سن کر مسلمان ہو گئے۔

۵۔ صرف سلام کے لئے بازار جانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے ساتھ کسی کو لے کر بازار جاتے اور ہر ملنے والے کو سلام کہتے۔ ایک دن انکے ایک دوست طفیل انکے ساتھ بازار گئے اور پوچھنے لگے کہ آپ کو بازار میں کیا کام تھا نہ آپ نے

Marfat.com

کسی سے کچھ خریدا اور نہ کسی سامان کے بارے میں کوئی سوال کیا اور نہ آپ کسی کے ساتھ بازار میں بیٹھے آپ نے فرمایا کہ میں صرف سلام کی خاطر بازار جاتا ہوں۔

ان روایات کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر سمجھ آتی ہے کہ اسلام کے اولین دور میں لوگ اس بنیادی حق کا کتنا دھیان رکھتے تھے۔

سلام کے بارے میں بعض مسائل اور ہدایات یہ ہیں۔

ا۔ جو شخص ابتداء میں سلام کرے اسے چاہئے السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ کہے خواہ ایک آدمی ہو اس کے لئے بھی جمع کا صیغہ استعمال کیا جائے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے السلام علیکم کہا آپؐ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا دس۔ اسکے بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے السلام عیلکم ورحمت اللہ کہا آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا بیس۔ اسکے بعد ایک تیسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ کہا اور وہ آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا تمیں اسکا مطلب یہ ہے کہ سلام میں جتنی دعائیں بڑھتی جائیں گی اتنے ہی درجات زیادہ ہو جائیں گے

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو تین دفعہ کہا کرتے تھے تاکہ بات سب کی سمجھ میں آجائے اسی طرح جب آپ کسی کے ہاں جایا کرتے تھے تو تین مرتبہ سلام کہا کرتے تھے اگر جواب نہ ملتا تو آپ واپس آجایا کرتے تھے

۴۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ غریب ساتھی جنہیں اہل صفہ کہا جاتا ہے وہ ہر وقت آپ کی نگرانی میں مسجد نبوی میں رہا کرتے تھے اور کئی دفعہ کھانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے شریک ہوا کرتے تھے اگر کبھی آپ کسی کام کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور آنے میں دیر ہو جاتی اور آپ کے ساتھی سو جاتے تو آپ آہستہ سے سلام کہتے کہ اگر کوئی شخص جاگتا ہو تو وہ

Marfat.com

جواب دے دے ورنہ سونے والوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے

۵۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں سلام کے لئے علیک السلام یا رسول اللہ کہا آپ نے فرمایا یوں سلام نہ کہو یہ مردوں کے لئے سلام ہے اس لئے سلام کہنے کے لئے وہی الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سوار پیدل چلنے والوں کو، پیدل چلنے والا بیٹھے لوگوں کو، تھوڑے آدمی زیادہ لوگوں کو، اور چھوٹے بڑوں کو سلام کہیں۔

۷۔ جو شخص پہلے سلام کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے زیادہ پسند کرتے ہیں اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ نیک اور پرہیزگار سمجھتے ہیں۔

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب اپنے گھر آؤ تو گھر والوں کو سلام کہو اس سے تجھے اور گھر والوں کو اللہ کی برکتیں حاصل ہو نگی۔

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے ایک دن بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان بچوں کو سلام کیا اور پھر فرمایا کہ میرے محبوب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

۱۰۔ غیر مسلم لوگوں کو نبی کریم صلی علیہ وسلم سلام میں پہل نہیں کرتے تھے اور اگر وہ سلام کہیں تو آپ صرف وعلیکم کہا کرتے تھے اور اگر ملے جلے لوگ ہوں تو آپ انہیں پہلے سلام کہہ دیا کرتے تھے۔

مسلمان کا دوسرا حق...... بیمار پرسی

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھائی ہوئی تہذیب میں بیمار پرسی کی بڑی اہمیت ہے۔

Marfat.com

ا۔ اسے بطور حکم سمجھایا گیا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی ضرور کی جائے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے سے پوچھے گا کہ میں بیمار ہوا لیکن تو نے میرے بیمار پرسی نہ کی وہ عرض کرے گا کہ آپ رب العالمین ہیں۔ میں آپ کی بیمار پرسی کیسے کر سکتا تھا۔ حکم ہو گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے وہیں پاتا۔

۳۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو یوں سمجھے کہ میں جنت کے باغات میں ہوں۔ یہی روایت حضرت علیؓ کی بھی ہے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک ایسے شخص کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اور اگر رات کو جائے تو رات بھر فرشتوں کی دعائیں اسے ملتی رہتی ہیں۔

۴۔ ایک یہودی نوجوان تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جایا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپؐ اس کی بیمار پرسی کے لئے اسکے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ کر آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے اپنے باپ سے اجازت چاہی جو اس نے دے دی اور بچے نے اسلام قبول کر لیا۔ اور فوت ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر سے نکلے تو آپؐ فرما رہے تھے۔

الحمد للہ الذی انقذہ من النار سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے آگ سے بچا لیا۔

بیمار پرسی کے لئے چند دعائیں۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی شخص کے زخم یا پھوڑا دیکھتے۔ تو آپ دائیں ہاتھ کی انگلی زمین پر لگاتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی سے اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ہمارا بیمار شفا پائے ہمارے رب کے حکم سے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ مریض پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے اللہ لے جا بیماری اے لوگوں کے رب شفا دے دے تو ہی شافی ہے تیری شفا کے بغیر کہیں سے بھی شفا نہیں ملتی۔ ایسی شفاء عطا کر جس کے بعد بیماری کا نام و نشان نہ رہے۔

ایک روایت میں اذھب الباس کی جگہ مذھب الباس ہے۔

۳۔ ایک شخص نے اپنے جسم کے کسی حصے میں درد کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اپنے جسم پر درد کی جگہ رکھو اور کہو "بسم اللہ تین بار اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شر ما اجد و احاذر" سات مرتبہ

میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی برکت سے پناہ حاصل کرتا ہوں ہر اس شے کے شر سے جو میں پاتا ہوں یا جس سے ڈرتا ہوں۔

Marfat.com

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بیمار کے پاس جائے اور یہ دعا سات مرتبہ پڑھے تو اگر اس کی موت کا وقت مقرر نہیں تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اسے شفا دے گا۔ دعا یہ ہے "اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ" میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔ جو عرش عظیم کا رب ہے وہ تجھے شفا دے دے۔

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو حوصلہ دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کرتے تھے "لا باس طھور ان شاء اللہ" انشاء اللہ یہ بیماری تجھے پاک کرنے والی ہے۔

۶۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار ہوئے حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ یہ دعا پڑھیے "بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ" میں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس شے سے بچنے کے لئے جو تکلیف دینے والی ہے ہر شخص کے شر سے اور ہر ہر حاسد کی آنکھ سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اللہ آپ کو شفا دے گا۔ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ دم پڑھتا ہوں۔

۷۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص پڑھے۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ایسا شخص اگر اس بیماری میں فوت ہو جائے تو وہ دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۸۔ رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ بیمار پرسی کرنے والا مریض کو تسلی دے تھوڑا سا وقت اس کے پاس بیٹھے اور دعائیں دے کر اس سے اجازت حاصل کرے۔

Marfat.com

مسلمان کا تیسرا.........حق جنازہ میں شرکت

مسلمان کا تیسرا حق یہ ہے کہ جنازہ میں شرکت کرے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھنا نہایت مناسب ہے۔

۱۔ ایسا شخص جو موت کے قریب ہے۔ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۲۔ جب کسی کی روح قبض ہو جائے۔ تو اس کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آنکھیں روح کے پیچھے پیچھے دیکھتی رہتی ہیں۔ اس لئے اسکی آنکھیں بند کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہایت ضروری ہیں۔

۳۔ جب کسی شخص کو ایسی مصیبت پہنچے اور وہ شخص اس صدمہ کی بناء پر یہ الفاظ پڑھے انا للہ و انا الیہ راجعون' اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا' اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے بعد اسے اس سے اجر عطا فرماتا ہے جیسے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند جب فوت ہوئے تو انہیں بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے یہ کلمات پڑھتے ہوئے کہا کہ ابو سلمہ سے بہتر دنیا میں کوئی انسان نہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ دعا ضرور پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کی قدرت ابو سلمہ کی وفات کے بعد خود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا وہ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے اس دعا کی قدر و قیمت کا اندازہ اب ہوا ہے۔

۴۔ وفات کے بعد لازمی طور پر صدمہ ہوتا ہے اور اس سے انسان متاثر ہوتا ہے اور روتا بھی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ کی

Marfat.com

عیادت کی اور آپکے ساتھ کئی معزز صحابہ کرامؓ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر روئے اور آپؐ کی وجہ سے باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حالت دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غم کی وجہ سے کسی کو پریشان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس بات پر عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے وہ انسان کی زبان ہے۔

۵۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا جب انتقال ہوا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت کے آنسو ہیں اور اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضا ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون ہماری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں ہمارا دل غمگین ہے ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے اللہ کو پسند ہو اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی میں بہت غمگین ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تاکید فرمائی ہے کہ اگر میت میں کوئی نامناسب بات دیکھے تو اسے چھپائے۔ آپؐ کا حکم ہے کہ جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ بخشش دے گا۔

۲۔ جب کوئی شخص کسی کے جنازہ میں شرکت کرے تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ لیکن جو شخص دفن تک حاضر رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ اور قیراط سے مراد ایک بہت بڑا پہاڑ ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے جنازہ میں ایک سو مسلمان جمع ہو جائیں اور مرنے والے کے لئے سفارش کریں اللہ تعالیٰ ان کی بات مان لیتا ہے۔ گویا ایسے شخص

Marfat.com

کی مغفرت کی امید کی جا سکتی ہے۔

یہی روایت حضرت ابن عباس سے یوں ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں۔ ۴۰ ایسے آدمی شریک ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہے۔

۳۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ مرنے والے کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور اس کی برائیوں کے بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت فرشتے لوگوں کی گواہی کو اپنے ہاں محفوظ کر لیتے ہیں۔

۴۔ جنازہ جلدی قبرستان لیجانا مناسب ہے دیر کرنا اچھی بات نہیں۔ ۵۔ دفن کے بعد حضور علیہ الصلواۃ والسلام یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا بھی کرو اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو کہ وہ اس وقت اسے سوالات کے سلسلہ میں ثابت قدمی عطا فرمائے۔

۶۔ فوت ہونے والے انسان کے ایسے نیک اعمال جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو یا ایسا علم جس سے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہوں یا ایسی اولاد جو اپنے ماں باپ کے حق میں دعا کرنے والی ہو۔ قبر کی زندگی میں بہت مفید ہیں۔

۷۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونے والے لوگوں کے ہاں جا کر ان کے اہل و عیال کو صبر کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اس لئے ایسے مشکل وقت میں سہارا دینا اسلامی ذمہ داری ہے۔

جنازہ میں پڑھنے والی دعائیں

نماز جنازہ میں چار تکبریں ہیں پہلی دفعہ تکبیر کے بعد ثناء پڑھے' دوسری تکبیر کے بعد جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جیسے نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد بہت سی مسنون دعائیں ہیں۔ ان کا پڑھنا فوت ہونے والے کے لئے بہت مفید ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کوشش

Marfat.com

تھی کہ میری امت کے افراد زیادہ سے زیادہ اللہ کی رحمت کے حقدار بنیں۔ یہ ایک المیہ ہے کہ ہم ان دعاؤں سے بالکل غافل ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم مسنون دعائیں زیادہ سے زیادہ یاد کر کے فوت ہونے والے کو دوسرے جہان میں زیادہ سے زیادہ نفع پہنچا سکیں۔ ان میں سے کچھ دعائیں یہ ہیں۔ بحوالہ صفحہ 8 تا 12 پر درج ہیں۔

چوتھا حق..... دعوت قبول کرنا

دعوت عربی زبان میں بلاوے کو کہتے ہیں۔ کسی کام کے لئے اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کو بلائے تو اس کی بات مانتے ہوئے حاضر ہو جانا ایک اسلامی حق ہے۔

مسلمان بھائی کے ہاں کسی خوشی کے موقع پر کھانے کی دعوت ہو یا کوئی اور موقع ہو تو اس کی خوشیوں میں شریک ہونا ایک اسلامی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح کسی پریشانی میں اپنے بھائی کی مدد کے لئے ساتھ دینا اور اس کی مصیبت کے موقع پر کام آنا ایک بنیادی فریضہ ہے۔ چونکہ اسلام اجتماعی زندگی کا قائل ہے اس لئے تمام کاموں میں مسلمانوں کا مل جل کر رہنا اور کسی ضرورت کے موقع پر اپنے بھائی کو مدد کے لئے بلانا اور اس کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے حاضر ہو جانا اسلام کے بنیادی حقوق میں سے ہے۔

پانچواں حق..... چھینک کا جواب

اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس نے ہر فرد کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ملا جلا کر رکھا ہے۔ کہ نجی معاملات میں انہیں آپس میں شریک بنا دیا ہے چھینک ایک عام قسم کی حالت ہے۔ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے پسند فرمایا ہے اور جمائی کو ناپسند۔
ارشاد فرمایا جب کوئی شخص چھینک مارے اور الحمدہ للہ کہے تو سننے والا یر حمک اللہ کہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔
۲۔ چھینک کا جواب اسی شخص کو دیا جائے گا جو خود اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوا الحمدہ اللہ کہے اگر کوئی غافل انسان اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتا تو اسے جواب میں وہ نعمت نہیں دی جاسکے گی جس کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ اور اس محرومی کی وجہ اسکی اپنی غفلت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ان ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے یقین ہے کہ وہی تہذیب جو حضور علیہ الصلوۃ نے ہمیں سکھائی ہے اسی کی بدولت ہم دنیا اور آخرت مین کامیاب ہو سکتے ہیں۔

پندرہ اصول

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام کے بعد
اس رسالہ میں اصلاح نفس کے لئے پندرہ اصول لکھے جاتے ہیں۔ جو رحمت الم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ماخوذ ہیں اور دین حنیف کے لئے محنت کرنے والے بزرگوں نے جن پر عمل کر کے اپنے لئے اور اپنے معتقدین کے لئے حد درجہ مفید پایا ہے۔ آیئے ہم بھی اس مجرب نسخہ پر عمل کر کے اپنے نفس کی درستی کرلیں۔

Marfat.com

یہ بات یاد رہے کہ جسم انسانی میں دو قوتیں کام کر رہیں ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک قوت نیکی کی ہے جو ہمیشہ اچھائی اور بہتری کی خواہش مند ہے اس قوت کو دل کہتے ہیں۔ اسی کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب یہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ اس دل کی فطرت نیک ہے۔ اور یہ ہمیشہ نیکی کا حکم دیتا ہے۔
دوسری طاقت کو نفس کہتے ہیں اس کا کام برائی کرنا اور برے شیطان کا ساتھ دینا ہے۔ نفس کی برائی سے بچنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ دل کی قوت کو اتنا مضبوط کر دیا جائے کہ نفس اسکے مقابلہ میں سر نہ اٹھا سکے۔ اور ایسا مغلوب ہو کر رہے کہ کوشش کے باوجود برائی نہ کر سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دل میں اللہ کی یاد سے زبردست قوت پیدا نہ ہو جائے۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات سے اتنا نور میسر نہ ہو جو بغاوت اور سرکشی کے اندھیروں کا مقابلہ کر سکے۔ اس ہدایت اور قوت کو حاصل کرنے کے لئے ان سنہری اصولوں کا مطالعہ 'ان پر غور و فکر اور ان کے مطابق عمل نہایت ضروری ہے۔ اللہ کریم ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور ہمارے قلب کو ایسی قوت بخشے جو ہمارے نفس کو مغلوب کر کے نیکی کی راہ پر چلنے کے لئے مفید اور معاون ہو۔

اصلاح نفس کے لئے پندرہ اصول یہ ہیں!

ا۔ **اصلاح نیت** ○ نفس کی درستی کے لئے پہلا بنیادی قاعدہ نیت کی درستی ہے رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر کام کا بدلہ اس کی نیت پر موقوف ہے۔ آپؐ کا فرمان ہے۔ انما الاعمال بالنیات جب تک نیت کسی کام کی درست نہ ہو گی عمل خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ ثواب کا مستحق نہیں ہو گا۔

Marfat.com

(ب) اسلام میں کلمہ پڑھنے کے بعد کفر کی سرزمین کو چھوڑ کر امن والی جگہ چلے جانا دوسرے درجہ کا بنیادی عمل تھا اسے ہجرت کہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے دنیا کی کوئی غرض حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے یہ ہجرت کی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ثواب کے لحاظ سے کوئی خاص اہمیت نہیں دی بلکہ فرمایا کہ جس نیت سے کسی نے ہجرت کی اسے وہی کچھ ملے گا۔

(ج) قیامت کے دن کچھ لوگ نیک اعمال کی بڑی بڑی گٹھڑیاں لے کر اللہ کے حضور اجر کے لئے حاضر ہونگے لیکن انہیں فرمادیا جائے گا کہ اگر تم نے یہ کام میری رضا کے لئے کئے ہوتے تو آج اس کا اجر مجھ سے ضرور حاصل کرتے۔ لیکن تم نے یہ کام لوگوں کو خوش کرنے اور ان سے داد حاصل کرنے کے لئے کئے تھے۔ اس لئے آج انہیں اس مجمع میں تلاش کرلو اور ان سے ان اعمال کا اجر حاصل کرلو۔ ظاہر ہے نہ وہ لوگ انہیں ملیں گے اور نہ وہ اس دن کسی کو کچھ دیں سکیں گے۔ لہٰذا سب کیا دھرا برباد ہو جائے گا۔

(د) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بال بچوں کے لئے روزی کما کرلاتا ہے اور ان پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صدقہ کا ثواب دیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر کام جو رضائے الٰہی کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے گا اس کا اجر بارگاہ الٰہی سے ضرور ملے گا اس لئے ضروری ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام صرف اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے اور ہمیشہ نیت نیک رکھی جائے۔

نیت کی درستی کے لئے ضروری ہے کہ اس میں تھوڑی سی مشق کی جائے اور جب بھی کام کیا جائے اپنے دل کو حاضر کر کے احتیاط سے کیا جائے مثلاً وضو کرتے وقت نماز پڑھتے وقت احساس کو بیدار رکھا جائے۔ اور ہر کام کرتے ہوئے دل کو متوجہ کیا جائے تھوڑی دیر اس پر عمل کرنے کے بعد ایک ایسا مقام

Marfat.com

حاصل ہو جائے گا کہ نیت کی درستی اور نیک اعمال کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔

۲۔ اللہ کا ذکر:۔ اس سے مراد ہے یاد الٰہی جو کام بھی شریعت کے مطابق سرانجام دیا جائے اسے ذکر اللہ کہا جائے گا خواہ وہ عدالت کی کرسی پر ہو یا تجارت اور کاروبار کی صورت میں جہاں بھی کوئی کام اللہ کے ڈر سے یا اللہ سے اجر کی امید کے لئے کیا جائے وہ یاد الٰہی ہے۔ وہ اللہ کا ذکر ہے۔

اس عام قاعدہ ذکر کے علاوہ یاد الٰہی کو مستحکم کرنے کے لئے ذکر کی بعض اور صورتیں بھی ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کی تلاوت احادیث رسول ؐ کا پڑھنا اور خاص طور پر ان دعاؤں اور وظیفوں کی ادائیگی جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید سے پڑھنے کا حکم دیا ہے نماز کے فرائض اور نوافل بھی ذکر کی ایک صورت ہے۔

ذکر اللہ کریم کی عبادت کا بہت بڑا ذریعہ ہے ارشاد ربانی ہے ولذکر اللہ اکبر ذکر کی بدولت اللہ کریم اپنے بندے کو بھی یاد کرتے ہیں۔ فرمایا فاذکرونی اذکرکم تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ کریم بھی اسے اپنی رحمت سے یاد فرماتے ہیں۔ اور جب بندہ ایک مجمع میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کرے تو اللہ اسے ان سے اچھی مجلس میں یاد کرتا ہے اور اس اچھی مجلس سے مراد فرشتوں کی پاکیزہ مجلس ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لکل شیئی صقالۃ و صقالۃ القلوب ذکر اللہ ہر شے کی صفائی کا کوئی سامان ہوتا ہے اور دل کی صفائی کا ذریعہ اللہ کا ذکر ہے۔

ذکر کی عادت مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ کلمات مناسب حالات میں تھوڑی تھوڑی مقدار کے ساتھ پڑھے جائیں حتی کہ ان کی ایسی عادت ہو جائے

Marfat.com

کہ صبح و شام دن اور رات میں پڑھنے میں کوئی بوجھ محسوس نہ ہو۔
وہ چند مسنون ذکر یہ ہیں۔

تیسرا کلمہ:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

درود شریف:۔ جو بھی مناسب ہو یہ چھوٹا سا درود شریف اپنی برکات کے لحاظ سے بہت مفید ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ انکے علاوہ اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

○ کا وظیفہ پڑھا جائے تو اصلاح نفس کے لئے بہت مفید ہے۔

ذکر کے سلسلہ میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ اسے نمائش کا ذریعہ نہ بنایا جائے لوگوں کو تسبیح دکھا دکھا کر وظیفہ پڑھنا یا بلند آواز سے لوگوں کو سنانا ہرگز مناسب نہیں۔ ذکر قلبی مشکل ضرور ہے مگر بے انتہا مفید ہے نہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے اور نہ نمائش سے اس کا اجر برباد ہوتا ہے۔ ذکر قلبی میں بھی زبان سے الفاظ کی ادائیگی اور دل کی توجہ اور دھیان ضروری امور ہیں۔

۳۔ صحبت اہل ذکر:۔ نفس کی اصلاح کے لئے یہ ایک مجرب اور مفید طریقہ ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے جو اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں جن لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد یہ بنالیا ہو کہ حالات کیسے بھی ہو ہم اپنے مالک کو کبھی نہیں بھولیں گے خود اللہ کو یاد رکھیں گے اور مخلوق خدا کو اللہ کا راستہ دکھائیں گے ان اہل ذکر کی محفلوں میں بیٹھ کر اور ان کے ماحول سے اثر پذیر ہو کر طبیعت ذکر الٰہی کی طرف بہت جلد مائل ہوتی ہے اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر انسان اپنی منزل سے آگاہی پاتا ہے۔

Marfat.com

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک رفیق خاص حضرت ابی رزینؓ سے فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسا کام بتاؤں جو دنیا اور آخرت کے لئے بہت مفید ہو دیکھو وہ اہل ذکر کی مجلس ہے۔ اور یہ بھی فرمایا جب تو اس سے فارغ ہو تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد سے خوب تر کرلے نیز فرمایا جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کسی ایسے اللہ والے کو ملنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں۔ جو اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اور اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تو بھی اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ اپنی دوستی مومن لوگوں سے رکھو اور دعا کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ تمہارا کھانا متقی لوگ کھائیں۔ گویا نیک لوگوں کی صحبت اور نیک لوگوں سے میل ملاقات اسلامی زندگی کی نشو و نما اور کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

۴۔ ذکر موت:۔ انسان دنیا کی چہل پہل میں مبتلا ہو کر یہ گمان کر لیتا ہے کہ میں ہمیشہ یہاں رہنے کے لئے آیا ہوں۔ پھر اس زندگی کو خوش نما بنانے کے لئے ایسے کام شروع کر دیتا ہے جو اس کی اصل اور شان کے لئے مناسب نہیں۔ مثلاً دنیا کمانے کے لئے مکرو فریب لالچ اور رشوت اور حرام ذرائع سے مال اکٹھا کرنا اس کی عادت بن جاتا ہے۔ اسے کبھی خیال نہیں آتا کہ میں یہ سب کچھ یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ اور نہ میرا یہ مال میرے کسی کام آئے گا اور نہ یہ اللہ کی گرفت سے مجھے بچا سکے گا۔ اس غلط زندگی سے بچانے والی ایک فکر مندی یہ ہے جسے رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث شریف کے ذریعے ذہن نشین کرایا ہے کہ اکثروا ذکر ھاذم اللزات الموت یعنی لذتوں کو توڑنے والی موت کو ہمیشہ یاد رکھا کرو۔ اگر انسان موت کو یاد رکھے تو لازمی طور پر غلط کاموں سے بچا رہے گا اور اسے نیک کاموں کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملتی رہے گی۔

Marfat.com

ایک اور حدیث میں موت کی یاد اس طرح کرائی گئی کہ (کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب قبر یہ آواز نہیں دیتی کہ میں غربت (یعنی پردیس کا گھر ہوں' میں تنہائی کا مقام ہوں' میں مٹی کی جگہ ہو اور میں کیڑوں کا گھر ہوں) پردیس تنہائی' مٹی اور کیڑوں کے گھر میں جانے والے آدمی کو اپنی حقیقت خوب سمجھ آجانی چاہئے اور ساتھ ہی اسے اس گھر میں لے جانے والے سامان کی بھی ضرورت کا احساس ہو جانا چاہئے ظاہر بات ہے کہ وہاں نیک اعمال ہی ساتھ جائیں گے اور وہی کام آئیں گے۔

رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے عرض کیا گیا اس کی صفائی کیسے ممکن ہے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

۵۔ تلاوت قرآن مجید:۔ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب قرآن مجید میں بھی بیان ہوا ہے اور حدیث شریف میں بھی اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور فرمایا گیا ہے کہ الم ایک حرف نہیں بلکہ یہ تین حروف کا مجموعہ ہے۔

چونکہ قرآن مجید اللہ کریم کا کلام ہے لہٰذا اسے وہی فضیلت حاصل ہے جو اس کلام کے مالک یعنی اللہ کریم کو سارے عالم کے مقابلہ میں حاصل ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو افضل قرار دیا ہے جو یہ کلام پڑھے اور لوگوں کو پڑھائے قیامت میں حامل قرآن کو حکم دیا جائے گا کہ پڑھتا جا اور بلندیوں پر چڑھتا جا۔ نیز اسکے والد کو قابل رشک تاج پہنایا جائے گا۔

عظمت قرآن کا ایک تصور یہ بھی قابل غور ہے کہ اس کی برکت سے اللہ کریم سے ہم کلامی کی نعمت میسر آتی ہے۔ اس کے پڑھنے سے بولنے کی قوت کا شکریہ ادا ہوتا ہے اس کے الفاظ کی زیارت سے آنکھوں کی نعمت کی قدردانی حاصل

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اور اس کلام کو سننے سے کانوں کی نعمت کی احسان مندی اور عمدہ تاثیر نصیب ہوتی ہے۔ اور اسے چھونے تک کے لئے پاکیزگی ضروری ہے۔
قرآن مجید کی تلاوت سے باطن کی صفائی ہوتی ہے دل کا زنگ دور ہوتا ہے اور اللہ کی محبت کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

۶۔ **زیارت قبور:۔** نفس کی درستی کے لئے ایک موثر نسخہ زیارت قبور بھی ہے۔ جب کوئی باذوق شخص قبروں کی زیارت کرتا ہے تو اسے یہ بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے کہ قبرستان میں کتنے بڑے سرمایہ دار' کیسے کیسے دانا اور عقل مند' عالم اور متقی اپنا اپنا وقت گزار کر اس دار فانی میں پہنچ گئے۔ ایسے لوگ جن کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہ تھی آج کیسے بے بس مٹی کے ڈھیر تلے دبے ہوئے ہیں۔ جو کبھی لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے آج لوگوں کی مدد کے محتاج ہو چکے ہیں۔ اس عبرت کی نگاہ سے زیارت کرنے والے کو اپنی منزل بھی خوب نظر آسکتی ہے اور پھر ایسی بات سے اسے غلط کاری سے نجات بھی مل سکتی ہے۔ اس کی تصدیق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے یوں ہو رہی ہے کہ قبر میں رکھا ہوا مردہ ایسے ہے جیسے پانی میں غرق ہونے والا۔ وہ ڈوبتا ہوا فریاد کرتا ہے اور آوازیں دے دے کر اپنے ماں باپ' بھائی اور دوست سے مدد چاہتا ہے اور ان سے دعائیں کرتا ہے۔ جب ان کی طرف سے اسے کوئی دعا پہنچتی ہے تو وہ اسے دنیا اور ما فیہا سے زیادہ پیاری لگتی ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ دنیا والوں کی دعاؤں سے اہل قبور کو پہاڑوں کی طرح کے بڑے بڑے اجر عطا فرماتا ہے اور زندہ لوگوں کا سب سے بڑا تحفہ مردوں کے لئے استغفار ہے۔

پس (۱) سنت نبوی کی اتباع کرتے ہوئے (۲) اپنے علاج کی نیت سے (۳) غافل دل کی درستی کے لئے (۴) اپنے مردوں کی روح کو خوش کرنے کے لئے گاہے بگاہے قبرستان میں جاتی رہنا چاہئے اور اپنی درستی اور اصلاح کی کوشش کرتے

Marfat.com

رہنا چاہئے۔

۷۔ زیارت قبور والدین :۔ والدین کی خدمت جس طرح زندگی میں ضروری ہے اسی طرح وفات کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا مانگنا بہت اہم ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر جمعہ اپنے ماں باپ کی قبر پر جائے اللہ اس نیک کام کی وجہ سے اسے مغفرت بھی دے گا اور اسے نیک لوگوں میں شمار کرے گا۔

فرمایا اگر کوئی شخص زندگی میں اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو اور اسی حالت میں اسکے والدین کا انتقال ہو جائے پھر یہ اپنی زندگی میں اس برائی پر نادم ہو کر اپنے والدین کے لئے دعائیں اور استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کا شمار نیک لوگوں میں کرے گا۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی میں خدمت نہ کرسکنے کا بدل یہی ہے کہ ان کی وفات کے بعد انکے لئے استغفار کی دعائیں لگاتار جاری رہیں۔ پس اس نیت سے جمعہ کو ماں باپ کی قبر کی زیارت اور انکے لئے استغفار کی دعا بہت فائدہ دینے والی ہے اور اس کی برکت سے اپنے نفس کو بھی ایک عظیم فائدہ اور سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔

۸۔ ماں باپ کو رحمت اور تعظیم سے دیکھنا

اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ماں باپ کو وہ شفقت عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کو بڑی محبت سے پالتے ہیں۔ باپ انکے لئے محنت و مشقت سے روزی کماتا ہے خود تنگی ترشی برداشت کرتا ہے لیکن اولاد کو آرام پہنچا کر اسے بلند و بالا مقام تک پہنچاتا ہے ماں اس کے لئے ایسی تکالیف برداشت کرتی ہے کہ اس کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔

پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جب اولاد جوان ہو جاتی ہے اور ماں باپ بوڑھے۔ جو کیفیت کبھی اولاد کی تھی وہ آج بوڑھے والدین کی ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر

Marfat.com

نفس انسانی کو حماقت سے اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رہتا۔ اسے ماں باپ کا وجود ایک بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں اصلاح نفس کے لئے یہ کیمیا نسخہ بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی نیک بیٹا اپنے والدین کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک ایک نظر پر اسے مقبول حج کا ثواب عطا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ ایک دن میں سو مرتبہ دیکھے تو فرمایا ہاں اللہ بہت بلند و بالا اور پاک ہے۔ وہ سو مرتبہ یہ بدلہ دینے پر قادر ہے یہ ایک ایسا ثواب ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ جسے ضرورت ہو وہ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اس مبارک فرمان پر عمل کر کے اپنی عاقبت سنوار لے۔

۹۔ یتیم کی سرپرستی اور مسکین کو کھانا کھلانا

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی آپ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے سر کے جتنے بال اسکے ہاتھ کے نیچے آتے ہیں اللہ اسے اتنی نیکیاں عطا فرما دیتا ہے ان احادیث سے واضح ہوا کہ کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور اس کی سرپرستی اور اس سے رحمت کا برتاؤ کرنے کا اجر بہت زیادہ ہے اس سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور سنگ دلی کا خاتمہ ہوتا ہے اسی طرح مساکین پر رحم کرنے اور انہیں کھانا کھلانے کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔ اس لئے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے یہ عظیم فائدہ حاصل کر لینا چاہئے نیز اس عمل سے نفس کی درستی اور دل کی اصلاح کر کے آخرت کی بہتری کی امید رکھنی چاہئے۔

Marfat.com

۱۰۔ دنیاوی امور میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھنا۔

نفس انسانی ہمیشہ حرص اور لالچ میں آگے سے آگے بڑھنے کی سوچتا ہے اسے کسی مقام پر قرار نہیں سات حکومتیں اور سلطنتیں اس کے ماتحت ہوں تو آٹھویں کی فکر اسے دامن گیر ہوتی ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن آدم کو دو وادیاں سونے کی بھر کے دے دی جائیں تو یہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا۔ اسے یا تو قناعت نصیب ہو جائے تو صبر آئے گا۔ یا قبر کی مٹی ہی اسکے پیٹ کو بھر سکے گی۔

ظاہر ہے کہ جب حرص و ہوس کا یہ عالم ہو تو حلال حرام کی تمیز الگ رہی اسے تو چین بھی کبھی نصیب نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی اسے اللہ کی نعمتوں پر شکر کی توفیق میسر آئے گی۔ ایسے حالات میں ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم یہ علاج تجویز فرماتے ہیں کہ دنیا کے معاملات میں اپنے سے کم تر شخص کی طرف توجہ کرو اگر تمہارے پاس ہزار روپے ہیں تو اسے دیکھو جس کے پاس سو بھی نہیں۔ اس سے طبیعت ٹھکانے رہے گی۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ سفر کر رہا تھا اور میرے پاؤں ننگے تھے۔ میرے پاس جوتا نہ تھا میں اس پر اللہ کی بارگاہ میں شکایت کر رہا تھا کہ میری نظر ایسے شخص پر پڑی جس کے پاؤں ہی نہ تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ جوتا نہیں نہ سہی پاؤں تو ہیں۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں دو عادتیں ہوں اللہ اسے صابر شاکر لکھ دیتا ہے۔

ایک جو شخص دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھے اور اس کی اقتداء کرے۔ دوسرے جو شخص دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور اللہ کی تعریف کرے۔ اور کہے کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے اس پر فضیلت دی ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی فہرست میں صابر و شاکر ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کو اپنے سے مال اور خوبصورتی میں اعلیٰ دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے ادنیٰ کو دیکھے۔ احادیث کی روشنی میں ضروری ہے کہ اس آزمودہ نسخہ کو ضرور عمل میں لایا جائے۔ اس سے اعلیٰ درستی کا سامان دنیا بھر کے خزانوں میں بھی کہیں نہیں مل سکتا۔

۱۱۔ چالیس دن تک نماز باجماعت کا اہتمام

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک نمازیں اللہ کی خوشنودی کے لئے باجماعت ایسے طریقے سے ادا کرے کہ اسکی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے دو پروانے عطا فرماتا ہے۔ ایک آگ سے نجات کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ اس حدیث پر عمل کرنے سے جب دو باعظمت سرٹیفکیٹ مل جائیں تو اس شخص سے خوش نصیب اور کون ہو سکتا ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات اتنا بڑا انعام ہے کہ نیک لوگ آخرت میں اللہ تعالیٰ سے یہ فریاد کریں گے کہ ہمیں جنت کی نعمتیں مطلوب نہیں ہماری درخواست ہے کہ ہمیں دوزخ کی آگ سے بچالے۔ اور دوسرا پروانہ نفاق سے بری ہونے کا ہے۔ نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو کفر سے بدتر ہے۔ اور اس کی سزا دوزخ کا سب سے نچلا گڑھا ہے۔ اصلاح نفس کے لئے اعلیٰ درجات حاصل کرنے کے لئے اس حدیث شریف پر عمل نہایت ضروری ہے۔

۱۲۔ نماز توبہ

توبہ کے معنی ہیں لوٹ کر اپنے اصل مقام پر آجانا۔ بندہ اللہ کی بندگی اور اطاعت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ لیکن دنیا کے چکر میں پھنس کر یہ بہت سی غلطیاں کرلیتا ہے۔ کہیں دانستہ اور کہیں بھول کر اس کی بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے فوراً اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصل منزل پر آجائے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ عطا کر کے معافی دے دیتا ہے۔ اس کے

Marfat.com

ساتھ ہی رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی ترغیب دی ہے۔ جس میں توبہ کا مفہوم نماز کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا جب کوئی شخص گناہ کر لے اسے چاہئے کہ وہ فوراً اٹھے وضو کرے پھر نماز پڑھے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کرے۔ ایسے شخص کو اللہ کریم معافی عطا کر دیتا ہے۔ پھر آپؐ نے اللہ کی کتاب سے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ " وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام کو گزریں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں پھر وہ اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ کی ذات کے سوا معافی دے بھی کون سکتا ہے۔ یہ لوگ اپنے گناہوں پر ضد اور اصرار جاری نہیں رکھتے بلکہ اپنے گناہ جاننے کے بعد اللہ سے معافی کے خواستگار ہوں تو یہ لوگ اللہ سے مغفرت اور معافی بھی پا لیں گے اور انہیں ایسی جنت میں ٹھکانہ ملے گا جہاں نہریں جاری ہیں وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"
اللہ کریم کے ہاں عمل کرنے والوں کو بہترین اجر ملتا ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت اور حدیث شریف کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کبھی کبھی یہ نماز ادا کر کے نفس کی درستی کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔

۱۳۔ صلوۃ التسبیح

یہ نماز جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس کو سکھائی تھی اس میں اللہ کی عظمت پاکیزگی اور حمد و ثناء نماز کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اس نماز سے اللہ کریم دس خوبیاں عطا کرتا ہے۔ مثلاً اس سے "پہلے اور پچھلے' پرانے اور نئے' بھول چوک سے یا جان بوجھ کر کئے ہوئے' چھوٹے اور بڑے' پوشیدہ اور اعلانیہ" سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعات نماز ادا کی جائے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور

Marfat.com

کوئی اور سورۃ پڑھی جائے پھر کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع میں یہی کلمہ دس بار پھر کھڑے ہو کر دس بار پھر پہلے سجدے میں دس بار پھر سجدہ سے اٹھ کر دس بار پھر دوسرے سجدے میں دس بار اور پھر سجدے سے اٹھ کر دس بار یہ کلمہ پڑھا جائے اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔ اسی طرح باقی تین رکعات بھی پڑھی جائیں۔ چاروں رکعات میں یہ کلمہ تین سو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے کہ یہ نماز روزانہ پڑھو یا ہر جمعہ کو یا سال میں ایک بار یا کم از کم اپنی عمر میں ایک بار یہ نماز ضرور پڑھی جائے۔ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے کبھی کبھی یہ نماز بڑی رغبت اور شوق سے ادا کرنی چاہیے یہ بھی نفس کی اصلاح کے لئے بہت عمدہ اور موثر نسخہ ہے۔

۱۴۔ تحیۃ الوضوء

اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے اور پاکیزگی کو بہت پسند کرتا ہے اسی لئے نماز جیسی اہم عبادات کے لئے وضو بنیادی شرط ہے۔ اللہ کے نیک بندے اس پاکیزہ عمل پر ہمہ وقت عامل رہتے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو کے ساتھ ایک نماز کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ ایک مرتبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا کہ مجھے اپنا کوئی بہترین عمل بتاؤ جس کا تمہیں بہت بڑا درجہ مل رہا ہے۔ میں نے جنت میں اپنے سامنے تیرے چلنے کی آواز سنی۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ مجھے یہ عمل بہت محبوب ہے کہ رات ہو یا دن میں جب بھی کبھی وضو کرتا ہوں تو دو نفل تحیتہ الوضو ضرور ادا کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ میرا یہی عمل اسلام میں بہت اچھا ہو گا۔

اسی طرح عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

کہ جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور جب وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اپنے دل اور اپنے چہرے کو اللہ کی طرف خوب متوجہ کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے جب بھی وضو یا غسل کیا جائے تو دو رکعت نماز اسی نیت سے ادا کر کے ثواب عظیم حاصل کر لینا چاہئے۔

۱۵۔ ذکر مجلس

جب بھی کسی مجلس میں بیٹھنے کا موقع ملے تو اٹھتے وقت رحمت عالم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی یہ دعا ضرور پڑھ لی جائے۔

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک اس کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ذکر مجلس کا کفارہ ہے اگر دنیا داری کی کوئی ایسی بات کہی گئی ہو جو مناسب نہ ہو تو اس کی برکت سے اس کا گناہ دھل جاتا ہے۔ اور اگر مجلس میں نیک باتیں ہوئی ہوں تو اس دعا کے ذریعے اس نیکی پر مہر لگ جائے گی۔

یہ پندرہ کام ایسے اعمال ہیں کہ ان سے ظاہر و باطن کی اصلاح اور دین و دنیا میں نفع اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ ان پر عمل پیرا ہونے والوں کو کسی قسم کی گمراہی اور ضلالت کا خطرہ نہیں یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ نجات آخرت اور حصول کمال اور بزرگی کے لئے شریعت مطہرہ کی اتباع نہایت ضروری ہے۔ اور ایسا مطیع فرمان ہی ولائت کے درجہ پر فائز ہوتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ایسے بزرگ سے کرامات کشف' جذب اور وجد کا اظہار ہو اللہ کی اصل نعمت ایمان اور تقوی ہے انہیں خوبیوں والے لوگ اسلامی شریعت کی رو سے اولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔ اگر کسی شخص میں شریعت کی اتباع نہیں خواہ وہ ہوا میں اڑتا پھرے یا چلتے پانی پر سیر کرے اولیاء اللہ نہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے ہاں ایک شخص سال بھر رہ کر مایوسی کی حالت میں آپ

Marfat.com

سے یوں مخاطب تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنا قیمتی وقت ضائع کیا پورے سال میں آپ سے کوئی ایک کرامت بھی نہ دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس عرصہ میں آپ نے میرا کوئی کام خلاف سنت بھی دیکھا اس نے جواب دیا "نہیں" آپ نے فرمایا اس سے بڑی اور کوئی کرامت نہیں جاؤ! انشاء اللہ تمہاری یہ گواہی میری نجات کے لئے کافی ہوگی۔

فرمایا صرف خلاف عادت کاموں کو بزرگی اور ولائت جاننا درست نہیں دجال جو اکفر الکافرین یعنی سب سے بڑا مکار اور سب سے بڑا کافر ہے۔ وہ بے شمار خلاف عادت انوکھے کام دکھائے گا لیکن اس کو کوئی شخص بھی ولی اللہ نہیں کہہ سکتا۔

اللہ کریم ہر دھوکے اور فریب سے بچا کر ہدایت کی سیدھی راہ دکھا کر نفس کی درستی اور دل کے تزکیہ سے مزین فرما کر دین و دنیا مین کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کے لئے مفید رسالے

۱۔ جامع الاداب:۔ اخلاق اور عادات کی درستی کے لئے رحمت عالم جناب نبی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ احکامات کا مجموعہ

۲۔ قرآن و حدیث کی دعائیں:۔ اس رسالہ میں پچاس قرآنی اور قریبا سو دعائیں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے حاصل کی گئی ہیں۔ انہیں پڑھتے رہنے سے دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ زاد المسلم روزمرہ کے وظائف' نماز کے بعد مسنون وظیفے اور ذاتی محاسبہ اس کے بنیادی حصے ہیں۔ ضرور پڑھیے۔

Marfat.com

نماز جنازہ بالغ مرد و عورت کی میت کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا

اے اللہ بخش ہمارے زندہ اور مردہ کو ہمارے حاضر اور غائب کو

وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ

اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ جس کو تو ہم میں

اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ

سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھیو ۔ اور جس کو تو ہم میں سے

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ

وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ

اے اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور عافیت سے اس کو اور معاف کر اس کو

وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ

اور باعزت کر اس کی مہمانی کو اور فراخ کر اس کی قبر کو اور دھو دے اس کو پانی

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا

اور برف اور اولے سے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جیسے

نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ

کہ تو نے صاف رکھا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور عوض میں دے اس

دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ

کو گھر بہتر اس کے گھر سے اور اہل بہتر اس کے اہل سے اور

زَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ

جوڑا بہتر اس کے جوڑے سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ؕ

کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے ۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا

اے اللہ تو اس کا پروردگار ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا کیا اور تو نے ہی اس کو اسلام کی

لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ

ہدایت دی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی خوب جانتا ہے اس

بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

کے باطن کو اور ظاہر کو ہم سفارشی ہو کر آئے ہیں۔ سو اسے بخش دے۔

نابالغ لڑکے کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور

ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا

نابالغ لڑکی کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا

اے اللہ بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ

وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی

دعا زیارتِ قبور

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ

سلام پہنچے تم کو اے اہل قبور

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

بخشے ہمیں اور تمہیں اللہ تم آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر ہیں۔

Marfat.com

مبارک ہو

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کے مطالعہ کی توفیق بخشی۔ یقین کیجئے یہی تعلیم سکون مہیا کرتی ہے اور اسی سے دنیا اور آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہی دستور حیات ہے اس پر عمل کر کے مسلمانوں نے دنیا بھر میں اپنی امامت اور سیادت کا سکہ بٹھایا لیکن آج مسلمان قوم ہر جگہ ذلیل و خوار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ قرآنی تعلیمات سے غفلت ہے۔ آیئے قرآن فہمی کے لئے ہم اپنے اوقات میں سے مناسب حصہ وقف کردیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا رسالہ "خلاصہ سورہ کہف و سورہ واقعہ" آپ کے لئے یقیناً مفید رہے گا۔

طیب بک ڈپو نشاط آباد' فیصل آباد

Marfat.com

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے.

کہ میرے ربّ کا فرمان ہے

مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَضَائِی وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِی وَلَمْ یَشْکُرْ لِنَعْمَائِی.
فَلْیَطْلُبْ لَہٗ رَبًّا سِوَائِی.

●

جو شخص میری رضا پر راضی نہیں.
اور جو میری بلا اور آزمائش پر صبر نہیں کرتا
اور جو میری نعمتوں پر شکر ادا نہیں کرتا.
اسے چاہیئے کہ وہ اپنے لئے میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کرے.

Marfat.com

پانچ لوگ ایسے ہیں

جن کی دُعائیں اللہ ضرور قبول کرتا ہے

- والد کی دُعا بیٹے کے حق میں.
- حاجی کی دُعا جب تک وہ واپس نہ آجائے.
- مجاہد کی دُعا جب تک وہ میدان سے لوٹ نہ آئے.
- غائبانہ دُعا۔ دونوں کے لئے مقبول.
- مظلوم کی دعا۔ کہ اسکے بارے میں اللہ فرماتا ہے.
- میں تیری مدد ضرور کروں گا۔ خواہ کچھ دیر کے بعد ہو.

Marfat.com

پانچ لوگ ایسے ہیں

جن کی دُعائیں اللہ ضرور قبول کرتا ہے

- ○ والد کی دُعا بیٹے کے حق میں.
- ○ حاجی کی دُعا جب تک وہ واپس نہ آجائے.
- ○ مجاہد کی دُعا جب تک وہ میدان سے لوٹ نہ آئے.
- ○ غائبانہ دُعا۔ دونوں کے لِئے مقبول.
- ○ مظلُوم کی دعا۔ کہ اسکے بارے میں اللہ فرماتا ہے.
- ○ میں تیری مدد ضرور کروں گا۔ خواہ کچھ دیر کے بعد ہو.

Marfat.com